صوبائی اسمبلی خیبرپختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 27 مارچ 2019ء بمطابق 19 رجب 1440ہجری دوپہر دو بجکر بائیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

یٰـاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ O اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِھِمَا O فَلَا تَتَّبِعُوا الْھَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا O وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا۔

(ترجمہ): اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبر دار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ اُن کا خیر خواہ ہے لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ "Leave applications": سردار اورنگزیب نلوٹھا، ایم پی اے آج کے لیے، مسٹر عبدالکریم خان، سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم آج کے لیے، مسٹر کامران خان بنگش، سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم آج کے لیے، سید اشتیاق ارمڑ، منسٹر فار انفارمیشن دو دن کے لیے، 27 اور 28، سید احمد حسین شاہ صاحب، ایم پی اے آج کے لیے، جناب محمود احمد بٹنی صاحب، ایم پی اے آج کے لیے، امیر فرزند خان 27 اور 28، دو دن کے لیے۔

Is this the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted. Ji, Munawar Sahib, MPA.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ میں جناب سپیکر، آج یقیناً یہ ہاؤس بڑا خوبصورت نظر آ رہا ہے کہ ہمارے چیف منسٹر صاحب آج اسمبلی میں موجود ہیں (تالیاں) اور اس کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں اور دوسری خوشی کی بات یہ ہے جناب سپیکر، کہ وہ اپنے ساتھ آج فنانس منسٹر کو بھی ساتھ لے آئے ہیں، میں ان کو بھی ویلکم کہتا ہوں کہ وہ بھی آج چیف منسٹر کے ساتھ آئے ہیں۔ جناب سپیکر! میرے خیال میں آج آپ کی پریشانی تھوڑی کم ہو چکی ہو گی کیونکہ بار بار آپ اسمبلی کے فلور پہ منسٹروں کی بات کیا کرتے تھے کہ منسٹر نہیں آ رہے ہیں تو میں آج جناب چیف منسٹر کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، مشوانی صاحب سے درخواست ہے کہ Kindly آج یہ آئے ہیں آپ تو روزانہ ان کے ساتھ ملا کرتے تھے، آج بھی آپ ان کو نہیں چھوڑ رہے ہیں، خدا کے لیے آج اسمبلی کے لیے تھوڑا ٹائم دے دو کہ یہ اسمبلی میں اسمبلی کے ممبران کو توجہ سے سنیں، محمود خان صاحب یقیناً پچھلے دور میں بھی منسٹر رہے ہیں، ان کے ساتھ ہمارا اٹھنا بیٹھنا بالکل تھا لیکن افسوس ہے کہ آج جو یہ چیف منسٹر بن گئے ہیں اس لیے انہوں نے اسمبلی آنا چھوڑ دیا ہے، اس کی وجہ-----

جناب سپیکر: منور خان صاحب، یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے، کیا ہے یہ؟

جناب منور خان: نہیں سر، میں ذرا آپ کی سہولت کے لیے سر، میں آپ کی تکلیف چیف منسٹر کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں کیونکہ بار بار آپ جو یہاں پہ کہہ رہے ہیں، میں یہ وضاحت اپنے لیے نہیں کر رہا ہوں سر، آپ کی پریشانی میں دیکھ رہا ہوں کہ بار بار آپ منسٹروں کی بات کرتے ہیں، میں اس لیے چیف منسٹر صاحب کو کہتا ہوں کہ کم از کم ہفتے میں ایک بار یا دو بار تو اسمبلی میں آیا کریں تاکہ یہ منسٹر آپ بار بار ان

کی حاضریاں لگاتے ہیں، آج شکر ہے کہ میں نے اپنے مروت منسٹر کو بھی آج میں نے اسمبلی میں دیکھا ہے، ہیلتھ منسٹر کو بھی میرے خیال میں، ان سیشنز میں ہمارا منسٹر بھی نہیں آرہا، کم از کم چیف منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ آپ اسمبلی میں آیا کریں تاکہ یہ منسٹر بھی آیا کریں کیونکہ یہاں پہ کسی کے سوالوں کا جواب نہیں ہے، بس جو بھی کھڑا ہو جاتا ہے وہ جواب دیتا ہے تو میری یہی ریکویسٹ ہے جناب عالی کہ سارے اسمبلی کے ممبران محمود خان صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Thank you. Item No. 05, "Call Attention Notices": Mr. Waqar Ahmad Khan, MPA to move his call attention notice No. 240, in the House. Mr. Waqar Ahmad Khan, MPA.

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

جناب سپیکر: پلیز، چیف منسٹر صاحب کو ڈسٹرب نہ کریں، اپنی سیٹس پہ بیٹھیں۔

جناب وقار احمد خان: میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 2005 کے زلزلے میں سوات جیل گر گئی تھی، اس وقت سے آج تک قیدیوں کو سوات یا تیمر گرہ جیل میں منتقل کیا جاتا ہے اور یہاں کے لوگوں کو اس سلسلے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے، لہذا ایک طرف ملزمان کو بروقت عدالتی کارروائی اور آپ لوگوں کو بے تحاشہ غیر ضروری مالی اخراجات بچانے کے لیے حکومت کو پوری حکمت عملی کی ضرورت ہے تاکہ کم از کم پورے طور پر وہاں پر حوالاتیوں کو رکھنے کے لیے کوئی گنجائش پیدا کی جاسکے۔

جناب سپیکر صاحب، زه یو ریکویسټ کومه، شکر دے نن زمونږه سی ایم صاحب هم موجود دے او دا د سوات سره Related خبره ده، چونکه د 2005 په زلزله کښې دا ارتاؤ شوے وو، بیا 2019 دے، تقریباً دولس کاله اوشو زمونږه جیلیان په مختلفو جیلونو کښې خوار و زار پراته وی او بل دا غټه خبره ده چې جیل په کوم ځائې کښې جوړیږي نو زما سی ایم صاحب ته دا ریکویسټ دے چې کم از کم د هغه ځائې وزټ اوکړی چې دا چې په کوم ځائې کښې مخکښې جیل وو نو هغه ځائې چې وو نو آبادی د سوات ډیره کمه وه، غریزه علاقه وه خو نن چې دا جیل په کوم ځائې کښې جوړیږي جی نو هغه ټول ګنجان آباد ځائې دے، ټوله آبادی ده او د پاسه د کورونو نه د جیل کونه کونه ښکاری نو دا سیکورټی

رسک دے ، نو په دې باندې د هم سی ایم صاحب لږ غوندې نوټس واخلی او د دې دا دغه چې دې، دا ملزمان چې دې د دوئ او د دوئ خلقو په حال د رحم اوکړے شی چې کله د هغوی رهائی اوشی یا ضمانت اوشی او ځی نو هلته کښې هغه بونیر ته ځی او دیر ته ځی نو ما بنام ته اورسی، هلته پرې شپې راځی نو کم از کم دغه احساس د اوشی او دا ځائې چې دے نو د دې په باره کښې دے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, Waqar Khan Sahib. Who will respond?

<u>جناب فضل حکیم:</u> میں دوں گا جواب۔

<u>جناب سپیکر:</u> You will، اپنی سیٹ پہ جائیں، Fazal Hakeem Sahib, to respond please.

<u>جناب فضل حکیم:</u> شکریه، ډیره مهربانی سپیکر صاحب، د ټائم راکولو۔ زمونږ مشر چیف ایگزیکٹیو هغه هم نن ناست دے ، د هغه سوات سره تعلق دے ، د هغه شکریه ادا کوم او وقار خان هم زمونږه د سوات ایم پی اے دے ، بهترین کوئسچن ئے اوکړو۔ داسې وه جی، کله چې په2005 کښې زلزله راغله، ټول کے پی کے ته ئے غټ نقصان اورسولو، بیا د ایم ایم اے گورنمنټ وو، د ایم ایم اے گورنمنټ 2008 پورې وو، درې کاله پرې هغوی تیر کړل، بیا 2013 کښې الیکشن اوشو، د اے این پی حکومت راغے ، هغوې خپل د 2013 پورې د اے این پی حکومت راغے ، پینځه کاله هغوی تیر کړل، بیا چې کله 2013 کښې مونږه الیکشن اوگټلو، خدائے پاک رحم اوکړو د 15-2014 اے ډی پی کښې مونږه پندره کروړ روپئ واچولې، چې کله پندره کروړ روپئی مونږ واچولې، د هغې مونږ مکمل پی سی ون چې جوړ کړو، هغه 71 کروړ روپئی وې نو بیا زمونږه پرویز خټک صاحب چیف منسټر صاحب قابل قدر عزت ناک، هغه ته زه کښیناستم، ما ورته وئیل جی دا اوکړه نو هغه وئیل دا به فیز ټو کښې دا نورې پیسې درکوم، بیا بهر حال هغه فیز ټو ته مونږه ایسار نه شو، هغه مونږ ته 71 کروړ ستر کروړ نه د پاسه 71 کروړ هغه پیسې ئے مونږ ته ریلیز کړې او انشاءاللّٰه تعالیٰ زما د اللّٰه نه امید دے چې مونږه ستر پرسنټ کار په جیل باندې کړے دے او تیس پرسنټ کار پاتې دے ، ډیر په سپیډ کښې پکښې روان دے ، انشاءاللّٰه تعالیٰ ډیر دستی به مونږه جیل، زما د اللّٰه نه امید دے چې مونږ به ډیر دستی جیل مکمل کړو او بهترین جیل به مونږه په

کے پی کے کښې به د هغه مثال جیل نه وی، د غه شان مونږ به یو بهترین جیل جوړ کړو۔

Mr. Speaker: Thank you, Fazl e hakeem Sahib. Mr. Jamshed Khan, MPA, to move his call attention notice No. 288, in the House. Mr. Jamsheed Khan, MPA, please.

جناب جمشید خان: شکریه سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ توجہ دلاؤنوٹس 288: میں وزیر برائے محکمہ خزانہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع مردان اور بالخصوص میرے حلقہ نیابت پی کے 55 میں ملکی تمباکو کی سب سے زیادہ پیداوار ہوتی ہے، اس ضمن میں ٹوبیکو ڈویلپمنٹ سیس کی مد میں متعلقہ اضلاع کو فنڈ دیا جاتا تھا جو کہ زمینداروں اور علاقے کی ترقی کے لیے استعمال ہوتا تھا لیکن گزشتہ تین سالوں سے مذکورہ فنڈ کسی بھی ضلع کو نہیں دیا گیا، وضاحت کی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، په مردان، چارسده، بونیر، نوښار، مانسهره او ملاکنډ کښې، دا ټوبیکو ګروئنګ ایریاز دي، دلته اوس دې ضلعو ته به حلقه وائز چې اے ډی سی ملاویدو د ګزشته درې کالو نه، دا سر یوې ضلع ته یو حلقې ته لا نه دے ملاؤ شوے، زه وضاحت غواړمه چې د دې وجه څه ده؟ وضاحت د راته اوکړی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, to respond please.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب، میں یہ Opportunity اس لیے بھی لوں گا کہ منور خان صاحب نے ویلکم کیا تو شکریہ جی آپ کے دوبارہ ہاؤس میں ویلکم کرنے کا، کونسچن پر آتا ہوں، اس پر پہلے بھی بات ہوئی ہے کہ یہ فنڈ چاہے وہ ٹوبیکو کا ہو، بجلی کا ہو، گیس کا ہو، ہم ایک نئی Precedent سیٹ کریں گے اور پہلے جو اس سال کے Dues ہیں وہ کلیئر کریں گے اور پھر اس کے بعد انشاء اللہ Over the next two three years جو بقایاجات ہیں وہ بھی کلیئر کریں گے، یہ میری Commitment ہے، یہ چیف منسٹر صاحب کی Commitment ہے اور جہاں تک یہ بات ہے کہ ابھی تک نہیں آئے، وہ بات کلیئر ہے، جس حالت میں ملک کو چھوڑا گیا تھا، جو سات آٹھ مہینے پریشر تھا وہ سب کو پتہ ہے اور اسمبلی میں بھی نہ آنے کی وجہ یہی تھی کہ ایک طرف پہ اگر اپوزیشن ممبرز یہ کہتے ہیں کہ پیسوں کی Availability ہونی چاہیے تو میں تو جی 24/7 اس پہ کام کر رہا ہوں اور یہ ساری ٹریژری ہی نہیں ساری اپوزیشن کو بھی ویلکم ہے کہ اس میں میری ہیلپ کرے، اگر ہیلپ کرے تو میں اسمبلی میں زیادہ آسکوں

گا کیونکہ دن میں چوبیس گھنٹے ہی ہوتے ہیں، ہم نے پچھلے مہینے میں بیس ارب روپے فیڈرل گورنمنٹ سے نیٹ ہائیڈرل پرافٹ کی مد میں واحد صوبہ ہے جنہوں نے لیے ہیں (تالیاں) چیف منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس میں لیڈر شپ دکھائی، میں نے دو دن پہلے فیڈرل منسٹر آف پاور سے ملاقات کی تھی، فیڈرل فنانس منسٹر سے ملاقات کی تھی، انہوں نے یہ Commitment کی ہے کہ جو بقایاجات ہیں باقی چھتیس ارب کے، وہ بھی انشاء اللہ اس سال میں کلیئر کریں گے اور اس کے علاوہ میں تو ابھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ ہے لیکن I am pretty sure کہ پچھلے چند سالوں میں یہ ریکارڈ ہوگا، فی الحال انشاء اللہ فاٹا کے لیے جو ابھی ہمارے صوبے کا حصہ ہے اور ان کے نمائندگان ابھی یہاں پہ نہیں ہیں تو ہمیں ان کے لیے بھی وہ محنت کرنا پڑتی ہے، فاٹا کی اے ڈی پی کو ملا کے ستائیس اور اٹھائیس میرے خیال میں تقریباً ستائیس اعشاریہ پانچ یا چھ ارب روپے ان کی اے ڈی پی کے لیے ریلیز اسی مہینے میں ہو جائیں گے جو کہ شاید، اور میں یہ ریکارڈ نکالوں گا کہ پچھلے پندرہ یا بیس سال میں ایسا کبھی نہیں ہوا، انشاء اللہ یہ جو پیسہ آئے گا، ہم یہ پیسہ رکھنے والے نہیں ہیں، کرک کا پیسہ کرک کو ملے گا، صوابی کا پیسہ صوبی کو ملے گا، مردان کا پیسہ مردان کو، ہزارہ کا پیسہ ہزارہ کو ملے گا، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہو سکتیں اور نہ Confusion ہو سکتی ہے۔ بہت شکریہ۔

<u>Mr Speaker:</u> Thank you. Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please his call attention notice No. 291, in the House. Mr. Inayatullah Khan, MPA, please.

<u>جناب عنایت اللہ</u>: <u>بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔</u>

I want to draw the attention of Minister for Health towards a matter of urgent public importance that the Government of Khyber Pakhtunkhwa has been granting or allocating rupees hundred million and rupees seventy million respectively since 2013 to Kidney centre for patients of kidney transplant and dialysis. The said demand has now been stopped by the government for unknown reasons, therefore, the government is requested to take immediate steps to restore the funds, to mitigate the suffering of the patients.

سر، یہ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں برن اینڈ ٹراما سنٹر کے ساتھ کڈنی سنٹر ہے، یہ کڈنی سنٹر ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تعاون سے قائم کیا گیا تھا اور اس کو پھر پراونشل گورنمنٹ نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو Take

overکیا،ایک State of the art institution ہے اور لوگوں کو بہتر سروسز فراہم کر رہا ہے اور پہلی مرتبہ خیبر پختونخوا کے اندر انہوں نے کڈنی ٹرانسپلانٹ کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا اور جو میں نے ان کے فگرز چیک کیے ہیں، ابھی تک کوئی 200 تک انہوں نے ٹرانسپلانٹ کیے ہیں، میں نے خود بھی ایک مریض ریفر کیا تھا اور لوگوں کا خیال تھا کہ مجھے لوگ کہہ رہے تھے کہ جو کڈنی ٹرانسپلانٹ ہے تو ان کی Mortality ratio ٹھیک نہیں ہے اور لوگ Survive نہیں کرتے ہیں لیکن جو فگرز میں نے ان کے چیک کیے ہیں، وہ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق ہیں اور کڈنی ٹرانسپلانٹ بڑا Expensive علاج ہے، جب مریض ٹرانسپلانٹ کرتا ہے تو ٹرانسپلانٹ بھی ایک مشکل کام ہے لیکن اگر ان کو اپنی فیملی سے گردہ ملتا ہے تو پھر آسان کام ہے لیکن آگے اس کی دوائی کی جو کاسٹ ہے وہ تیس ہزار، چالیس ہزار، پچاس ہزار تک اس کا Monthly دوائی پر خرچہ آتا ہے، اس لئے یہ جو پیسے سو ملین ان کو مل رہے تھے، وہ کڈنی ٹرانسپلانٹ کے Patients کو دوائی دینے کے لئے پھر اس کو Follow up کرتے رہے ہیں کیونکہ اس کے بغیر اگر ٹرانسپلانٹ کریں گے تو وہ ضائع ہوتا ہے، پھر وہ Survive نہیں کر سکتے، وہ کہتے ہیں کہ یہ پیسے بھی بند ہو گئے ہیں اور یہ 2013 سے شروع ہوئے تھے، یہ پیسے اور جو 70 ملین ڈائلیسز کے لئے ملتے تھے وہ بھی بند ہو گئے ہیں۔ یہ بات میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں کال اٹینشن جمع کیا تھا، میں آپ کا مشکور ہوں انتہائی Public importance کا کال اٹینشن نوٹس ہے، مجھے امید ہے ہیلتھ منسٹر صاحب Respond کریں گے اور چیف منسٹر صاحب موجود ہیں وہ اعلان بھی کریں گے کہ وہ پیسے ان کو دے دیں گے۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker</u>: Minister for Health, to respond please.

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت)</u>: Thank you, janab Speaker, for letting me to respond، عنایت اللہ خان صاحب نے ایک بڑا Important issue اٹھایا ہے، I want to assure him and I want to bring this to his notice that we have approved hundred million rupees for transplant and 22.5 million for dialysis for this specific center جو کڈنی سنٹر ہے۔ We have approved this money from the cabinet and it is in the pipeline and they will receive it soon. I also want to, on the floor of the House, I want to give credit to the kidney centre, it`s one of the flagship centers that they have been doing a very good job and they have successfully taken care of multiple kidney transplants in the past years.

میں یہ بھی ان کو کہنا چاہوں گا کہ صحت انصاف کارڈ جو کہ پی ٹی آئی کا ایک فلیگ شپ پراجیکٹ ہے، اس میں بھی ہم نے کڈنی ٹرانسپلانٹ کے لئے پیسے رکھے ہیں It is covered in that اور اس کے علاوہ ہم نے یہ Specifically کہا ہے کہ اگر صحت انصاف کارڈ کے پیکج سے کڈنی ٹرانسپلانٹ کا اگر اس سے زیادہ اس پر خرچہ ہو تو ایک Social Protective ہم نے رکھا ہے Reserved fund initiative اس میں بھی وہ Cover کیا جائے، So, thank you very much

جناب سپیکر: تھینک یو، بس اور کام کرتے ہیں، ان کا کال اٹینشن تھا وہ ہو گیا۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سٹیمپ مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No.6, 'Introduction of Bills': The Minister for Revenue and, ریسپانڈ کر دیا انہوں نے Estates, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Stamp (Amendment) Bill, 2019, in the House. Minister for Estates.

Mr. Shakeel Ahmad (Minister for Estate & Revenue): Janab Speaker, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Stamp (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بل بابت خیبر پختونخوا انرجی ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشنز مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No.7, 'Consideration Stage': The Minister for Finance, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organization (Amendment) Bill, 2019, may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Finance, please.

تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر، خیبر پختونخوا انرجی ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشنز (امنڈمنٹ) بل 2019 کو فوری طور پر Honorable Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organizations (Amendment) Bill, 2019, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organizations (Amendment) Bill, 2019, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since no Amendment has been proposed by any honorable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Inaytullah, MPA, to please move his Amendment in Clause 2 of the Bill, Mr. Inaytullah, MPA.

Mr. Inaytullah: Sir, I beg to move that in the proposed sub-section (2), as referred to in Clause 2 of the Bill, for the figure and word '2 mega watt' figures and words '30 mega watts' may be substituted.

میں اس کی وضاحت کروں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ: سر، Article 157 of the Constitution صوبے کو یہ Right دیتا ہے کہ وہ صوبے کے اندر Power generation کے پراجیکٹس بھی کرے، Distribution line بھی وہ Develop کرے اور گرڈ سٹیشنز بھی بنائے اور جو پاور پالیسی آئی ہے، تو پاور پالیسی کے اندر پہلے صوبائی حکومت کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے لیکن پاور پالیسی نے صوبائی حکومت کو بھی بڑا Space دے دیا ہے اور کہ وہ اب پاور پراجیکٹس کر سکتے ہیں، Unlimited capacity میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت اپنے ہاتھ کیوں باندھ رہی ہے، حکومت دو میگاواٹ کے بجائے تیس میگاواٹ، پچاس میگاواٹ، یہ کیوں نہیں لکھنا چاہتے ہیں تاکہ Future کے لئے حکومت، اگر Private Communities کے ساتھ Local Communities Organizations کے ساتھ اس قسم کے Agreements کرنا چاہتے ہیں تو حکومت کے ہاتھ بندھے ہوئے نہ ہوں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اپنے ہاتھ نہیں باندھنے چاہیے اور ایک Futuristic law بنائے، وہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کے اندر اور لوکل کمیونٹیز کے اندر اتنی Capacity نہ ہو لیکن Future میں یہ Develop ہو جائے۔

Mr. Speaker: Minister for Finance, please.

وزیر خزانہ: Basically جو ہے Simple explanation ہے، اس کی یہ جو Clause ہے، اس میں دو میگا واٹ کا، This is for transfer of assets, not for construction. اور Specifically جو ہے I am correct or, I will request اگر کوئی انفارمیشن ہے لیکن It is

for جو مائیکرو ہائیڈل پلانٹس بنائے ہیں، ان کے ٹرانسفر کے لئے Specifically, and it is a
جو ہماری ایشین ڈیویلپمنٹ بینک سے requirement to be able to transfer them
فنڈنگ ہوئی تھی وہ جو Contractor obligations تھیں وہ Complete کر لیں گے،
Specifically for that

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت اللہ صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میرے ذہن میں بھی یہی تھا، مجھے پتہ تھا کہ یہ جو آپ کے مائیکرو ہائیڈل پاور سٹیشنز ہیں، اسی کے لئے کر رہے ہیں لیکن میں تو ایک فیوچر کی بات آپ کو کہہ رہا ہوں کہ فیوچر کے اندر اگر کمیو نٹی کے اندر ایسے لوگ اٹھیں، چترال میں، دیر میں، سوات میں، مانسہرہ اور ہزارہ کے اندر اور باقی جگھوں کے اندر ایسے لوگ اٹھیں کہ وہ آپ کے بڑے Power capacity کے، وہ Develop بھی کر سکتے ہیں، اس کو Run بھی کر سکتے ہیں، تو آپ کیوں مطلب اپنے آپ کو اور اپنے ہاتھ کو باندھ رہے ہیں؟

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر فنانس، کیا آپ اس امنڈمنٹ کو سپورٹ کرتے ہیں؟

<u>جناب محمد عاطف {سینئر وزیر (سیاحت)}:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> عاطف خان صاحب، آنریبل سینئر منسٹر عاطف خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سپیکر صاحب، میں بات کر لوں پھر اگر وہ کر لیں تو۔

<u>جناب سپیکر:</u> پہلے خوشدل خان صاحب، آپ بات کر لیں پھر عاطف خان صاحب بات کر لیں گے۔ جی کریں، خوشدل خان صاحب۔

<u>Mr. KhushdilKhan Adocate:</u> Thank you, Mr. Speaker. The honorable Finance Minister has misinterpreted the contents of the substitute new clause, it says the organization with the prior approval of the Board shall have the power to handover power generation scheme

یعنی وہ سکیم یہ Handover کر سکتے ہیں جو Power generate کر سکتی ہے، یہ ٹرانسفر نہیں ہے مطلب ہے الیکٹریسٹی، دوسری بات کہ Or the part of power plant of a multipurpose scheme, having capacity not exceeding two mega watts carried out by it سر، یہاں پر جو چیز ہے Handover ہوئی یہ Power of generation scheme اب وہ سکیم یہ Handover کرنا چاہتے ہیں کمیو نٹی کو، این جی اوز وغیرہ کو کہ وہ بجلی پیدا کرے، اب ہمارے عنایت اللہ صاحب کا موقف یہ ہے کہ آپ دو میگا واٹ پر ان کو کیوں محدود کرتے ہو، کیوں Limited

کرتے ہو؟ یہ مطلب دو کی بجائے تین کر لیں، چار کر لیں کیونکہ ہمارا Article 157 is very clear کہ ہم سب کچھ کر سکتے ہیں تو یہ ذرا Correct کر لیں کہ یہ Generation scheme یہ صرف ٹرانسفر نہیں، تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: آنریبل سینیئر منسٹر، عاطف خان صاحب۔

سینیئر وزیر سیاحت: سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ Basically یہ Mini and micro power projects تھے، اس وقت یہ مسئلہ تھا کہ ان کو بنا کر، چھوٹے چھوٹے پراجیکٹس ہیں، ان کو بنا کر کمیونٹی کے حوالے کریں، وہ ہی ان کو Maintain کریں، وہیں ان کو Run سب کچھ وہیں کریں لیکن قانونی مجبوری کی وجہ سے یہ کمپنی اس کو جو PEDO تھی، یہ اس کو ٹرانسفر نہیں کر سکتی تھی کمیونٹی کو، تو یہ Basically صرف اس کمیونٹی کو ٹرانسفر کرنے کے لیے ہے کہ اس کی ٹرانسفر ہو سکتی ہے اور وہ آگے پھر اس کو چلا سکتے ہیں، باقی کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ اگر فانشل فیزیبلٹی اس کی بنتی ہے وہ کوئی بھی بنا کر پروڈکشن کر کے اگر اس کے پاس Purchaser ہو تو وہ بنا کر بیچ بھی سکتے ہیں، ان کو بنا بھی سکتے ہیں، اس پر کوئی پابندی نہیں، یہ صرف وہ قانونی Lacuna تھا کہ کس قانون کے تحت آپ گورنمنٹ کی چیز بنا کر کمیونٹی کے حوالے کرتے ہیں، تو یہ صرف اس قانون کو ٹھیک کرنے کے لئے جو Mini and micro projects ہیں، ان کو چلانے کے لئے ہے، اس کے علاوہ اور کوئی پابندی نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Then you, request Inayat Sahib to withdraw his Amendment.

جناب عنایت اللہ: میں بات کروں گا، Explain کرنے کی کوشش کروں گا، ویسے میں نے حکومت کی بہتری کے لئے اور اس کے لئے میں امنڈمنٹ لے آیا ہوں۔ دیکھئے ایک تو عاطف صاحب کہہ رہے ہیں کہ کمیونٹی پر کوئی Bar نہیں ہے، کمیونٹی تیس میگاواٹ بھی Develop کر سکتی ہے، کوئی Individual بھی Develop کر سکتا ہے، بیس میگاواٹ بھی Develop کر سکتا ہے، ہمارے کرنٹ لاء کے اندر، آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ کرنٹ لاء کے اندر اس پر کوئی پابندی نہیں ہے نمبر ایک، یہ جو میں دوسری بات کرنے والا ہوں، وہ یہ ہے کہ آپ کا جو سب سے بڑا مسئلہ ہے، وہ نیشنل گریڈ ہے، آپ کے پراجیکٹس Develop ہو گئے ہیں، آپ نیشنل گریڈ کو بجلی دینا چاہتے ہیں، آپ پاور پرچیز ایگریمنٹ کرنا چاہتے ہیں، اگر آپ کو یاد ہو تو وہ پی اے سی کی میٹنگ میں سب سے بڑا مسئلہ انہوں نے خود یعنی انرجی ڈیپارٹمنٹ نے لایا تھا کہ ہمارے پراجیکٹس Mature ہو گئے ہیں اور پاور پرچیز ایگریمنٹ نہیں ہو رہا ہے، اس وجہ سے ہم Loss

ہم، Off grid salutation تو اس لئے میں جارہے ہیں اور ہماری بجلی ویسے ہی استعمال ہو رہی ہے، نیشنل گریڈ کو بائی پاس کر کے اگر Off grid salutation وہ Search کر سکتے ہیں تو اس سے ہمارے بہت سے مسائل حل ہوں گے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت اس کی بھی گنجائش رکھے کہ آپ کے تیس میگاواٹ اور بیس میگاواٹ اور چالیس میگاواٹ اور پچاس میگاواٹ جو کہ کے پی کے اندر بہت زیادہ Potential موجود ہے، اس کو Develop کر کے آپ کسی پرائیویٹ آرگنائزیشن کو اس سے بہتر Terms and Conditions پر Handover کرنا چاہتے ہیں So, you should have this power with you; this is what I want to explain to the House, otherwise اگر حکومت Agree نہیں کرتی ہے I will not press for my amendment.

Thank you.

Mr. Speaker: So, now the question before the House is that the original Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say, ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: “Ayes” have it. The original Clause 2 stands part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا انرجی ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشنز مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Minister for Finance, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organization (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organization (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organization (Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed. Business outstanding at the end of previous sitting_ Discussion on the issues of Postings, Transfers and Appointments of Government Employees. Who will start? Discussion on your agenda, honorable Opposition Leader, Akram Khan Durrani Sahib.

سرکاری ملازمین کی تقرریاں، تبادلے اور تعیناتی پر بحث

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ، سب سے پہلے تو میں وزیراعلیٰ صاحب کے آنے پر انہیں خوش آمدید کہتا ہوں اور بڑی رونق ہے آج یہاں پر، اگر وہ اس رونق کو بحال رکھیں اور ویسے بھی بہار کا موسم ہے تو میرے خیال میں جو باہر پھول کھلے ہیں اس طرح یہاں پر بھی جو گورنمنٹ کے ایم پی ایز ہیں وہ بھی خوش ہوں گے اور اپوزیشن کے جو ممبران ہیں وہ بھی خوش ہوں گے لیکن پھر بھی میں اس کو ویلکم کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، ہر ایک گورنمنٹ کی بہتری اور میرٹ پالیسی سے زیادہ فائدہ اسی گورنمنٹ کو ہوتا ہے جس کی گورنمنٹ ہوتی ہے، چونکہ اس میں نیک نامی ہوتی ہے اور جہاں پر نیک نامی ہوتی ہے وہاں پر اس کے رزلٹس جو ہیں حال میں بھی اور مستقبل میں بھی سامنے اچھے نکلتے ہیں۔ چونکہ یہاں پر ایک ہے گورنمنٹ ہمارے چیف منسٹر صاحب، ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس ہیں، دوسری سامنے ایک کرسی ہے جس پر میں بیٹھا ہوں، یہ لیڈر آف دی اپوزیشن ہے اور ہمیشہ روایات رہی ہیں کہ اپوزیشن جو بات کرتی ہے بظاہر تو اس طرح لگتا ہے کہ وہ تنقید برائے تنقید کرتے ہیں خواہ وہ گورنمنٹ کے کچھ اچھے اقدامات ہیں، ان کو بھی وہ سپورٹ نہیں کرتے، ہماری کوشش رہی ہے اس گورنمنٹ میں کہ ہم اس سے بالکل ایک اچھی نظر میں اچھی سائڈ پر اگر گورنمنٹ کے اچھے اقدامات ہیں ہم اس کو سپورٹ کریں اور اگر کہیں پر Weakness ہے، کمزوری ہے اس کی ہم نشاندہی کریں یہ ہمارے فرائض میں آتا ہے۔ تو یہاں پر چونکہ مجھے تو خوشی ہوتی کہ اگر چیف منسٹر کل ہوتے، یہاں پلاننگ پر بڑی اچھی گفتگو ہو رہی تھی اور وہ بھی حال میں بھی اور آنے والا جو ابھی بجٹ ہے، اس کے لیے بھی میرے خیال میں موثر سامنے آتی تھی لیکن کچھ وزراء بیٹھے تھے اور وہ میرے خیال میں دو وزراء بیٹھے تھے یا تین تھے لیکن پھر شکر ہے کہ شکیل خان درمیان میں آگیا اور پھر تھوڑی سی بات بن گئی۔ ہماری کوشش ہو گی کہ وزیراعلیٰ کی کرسی یہ سب سے بڑی اس صوبے کی عزت والی کرسی ہے، آپ کی کرسی اس صوبے کی، اس ہاؤس کی بڑی معزز کرسی ہے اور پورے صوبے کا نظام جو ہے وہ چیف منسٹر اور اس کی ٹیم کے زیر سایہ ہوتا ہے اور اس کے لیے بھرپور انتظام چلانے والی آپ کی کرسی ہے کہ وہاں پر جو مسئلے آتے ہیں اس کے حل کے لیے یہاں پر پھر کچھ کمٹمنٹ ہوتی ہے، کچھ ایشورنس ہوتی ہے اور کچھ مسئلے پھر سٹینڈنگ کمیٹی میں چلے جاتے ہیں۔ میں نے ہمیشہ یہی کوشش کی ہے کہ جو مسئلہ یہاں پر اپوزیشن اٹھائے اور حکومت اس کے ساتھ Agree ہے وہاں پر میرا منسٹر کہ بالکل ٹھیک ہے تو پھر اس پر عمل بھی ہونا چاہیئے، تو اس کے لیے، آج

چونکہ چیف منسٹر صاحب آج یہاں پر موجود ہیں اور یہ جس بات کی بھی اس ہاؤس میں ایشورنس دے دیں، کمٹمنٹ کریں، میرے خیال میں چیف منسٹر صاحب کیبنٹ میں ہدایات دے دیں گے کہ اس پر عمل ہونا چاہیئے کہ یہ گورنمنٹ کی بہتری کے لیے ہیں اور جو نکتے اپوزیشن اٹھاتی ہے جس طرح آج پوسٹنگز ٹرانسفر کا مسئلہ ہے اس پر بھی ہماری کوشش ہو گی کہ اگر اس صوبے میں سینیئر لوگ ہیں، قابل لوگ ہیں، اور کچھ لوگ بالکل او ایس ڈی بیٹھے ہیں اور ایسی ہی پوسٹوں پر ہیں اور کچھ جو ہیں اس کو زیادہ نوازا جا رہا ہے، تو پھر ان لوگوں کو ہم تقسیم نہیں کریں گے اس بنیاد پر کہ اس سیکرٹری کا، اس افسر کا تعلق پی ٹی آئی سے ہے، اس کا اے این پی کے ساتھ ہے، اس کا مسلم لیگ کے ساتھ ہے، اس کا جے یو آئی کے ساتھ ہے یا اس کا جماعت اسلامی کے ساتھ ہے، گورنمنٹ آفیسر جو بھی ہوتا ہے اس کا خواہ یہاں پر کسی بھی جماعت کے ساتھ تعلق ہو لیکن وہ ہمارا گورنمنٹ آفیسر ہوتا ہے، اس کو ہم نے تقسیم نہیں کرنا ہے، ایک سائڈ پر ہم نے نہیں بٹھانا ہے، کیونکہ اگر ان کو ہم آپس میں تقسیم کریں تو پھر واضح طور پر ان کو بھی اچھا نہیں لگے گا، باقی اس کی جو ذمہ داری ہے وہ نبھائیں گے، تو یہاں پر ہمارے کچھ سینیئر لوگ ہیں کہ وہ بیچارے کچھ اس طرح بیٹھے ہیں کہ اس کا جونیئر فل انچارج ہے، میں ایک مثال دے دوں گا ہمارے فیصل زیب ایم پی اے ہیں اس کے والد ہیں اورنگزیب، وہ میرے خیال میں سپیشل سیکرٹری ہیں اور سینیئر آدمی ہیں، اس پر الزام تھا کہ شاید اس کے خلاف کچھ کیسز ہیں، کیسز ضرور بنتے ہیں اور آپ سب کو معلوم ہے کہ کیسز کس طرح بنتے ہیں، اس سے بھی کوئی میرے خیال میں اس طرح میں کیا آپ کو Explain کروں، آج کل جس بنیاد پر بنتے ہیں وہ آپ سب کو معلوم ہے لیکن اگر دوسرا کوئی اسی نسبت پر سیکرٹری ہو، وہ ایک اہم پوسٹ پر بیٹھا ہو اور اس کو اس لیے بٹھا کر رکھیں اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ عمرے پر جا رہا تھا۔

<u>جناب سپیکر:</u> درانی صاحب، ایک سیکنڈ، کونسا آنریبل منسٹر اس آئٹم کو Respond کرے گا، وہ نوٹس لیتے رہیں ?Who will, anyone تاکہ وہ Respond کریں، وہ پوائنٹس لیں پھر۔

<u>سید محمد اشتیاق:</u> جناب قلندر خان لودھی صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> وہ خود لیں۔ (جناب وزیر اعلیٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے)

<u>Mr. Speaker:</u> Anyone?

<u>جناب عنایت اللہ:</u> لودھی صاحب ریسپانڈ کریں گے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> لودھی صاحب کریں گے؟ (جی ہاں کی آوازیں) تو لودھی صاحب، آپ۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: میرے خیال میں آج چیف منسٹر صاحب خود کرلیں تو بہتر ہوگا کیونکہ یہ اس کی شان کی باتیں ہیں، زیادہ تر اس کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں، جس طرح وہ مناسب سمجھتے ہیں، ہمیں کوئی اس پر اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں لودھی صاحب، آپ پوائنٹس لیں اور سی ایم صاحب کو پھر دے دیں، ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف: تو چونکہ وہ عمرے کے لیے جارہا تھا اور فیصل زیب میرے بھی بیٹے جیسے ہیں، میرے ساتھ اپوزیشن میں ہیں، آج ہیں یا نہیں ہیں مجھے پتہ نہیں ہے، اس نے مجھے کہا کہ میرا ابو عمرے پر جارہا ہے اور آپ تھوڑا سا کوشش کرلیں کہ وہ عمرے سے نہ رہ جائے۔ میں نے چیف سیکرٹری صاحب کو فون کیا، میں نے ان سے کہا کہ ہزار لوگوں کے پیچھے یہ کیسز ہیں، کوئی کچھ سزا کاٹ چکا ہے، دوبارہ وہ دیتے ہیں، آپ مہربانی کرکے اس آدمی کو ویسے بھی وہاں پر ایگریکلچر میں ایسی جگہ پر بٹھایا ہے بیچارہ کہ وہ، لیکن وہ پھر بھی ایک گورنمنٹ کی خود ایک پالیسی ہوتی ہے، شاید اس کو یہ اچھا لگے، اس پر ہم نہیں، لیکن کم از کم اس کو عمرے کے لیے تو بھیجیں، تو اس نے مجھے کہا کہ مجھے نیب سے پوچھنا پڑے گا کہ میں اس کو بھیجوں، Very sorry، اس نے چیف منسٹر سے پوچھنا تھا، میں نے کوشش کی اپنے چیف منسٹر کو، میں نے اسرار کو بھی فون کیا، چیف منسٹر صاحب کو بھی فون کیا یا وزیر اعلیٰ صاحب Busy ہوں گے یا اس کو میرا میسج پہنچا نہیں ہوگا۔ اس طرح یہاں پر بہت سی لسٹیں ہیں، میں نے ویسے ایک مثال دے دی، اس طرح بھی ہے کہ اپوزیشن کے لوگوں کا ایک دو مہینے میں دو دو تین تین بار ٹرانسفر ہورہا ہے، اس کا بھی ثبوت ہے، ابھی ایک جگہ آپ نے ٹرانسفر کیا، ٹھیک ہے، دوسری جگہ آپ نے ٹرانسفر کیا، ٹھیک ہے لیکن یہ تیسری بار سزا جو دے رہے ہیں تو اس کو اس طرح لگے گا کہ میں بھی اس صوبے کا ہوں یا پاکستانی ہوں یا اس گورنمنٹ کا حصہ ہوں، تو اس کو مایوسی ہوگی، تو میں صرف چونکہ آج سی ایم صاحب بیٹھے ہیں، آج اللہ تعالیٰ نے اس کو موقع دیا ہے، وہ اس میں بیلنس رکھیں، جو سینیئر ہمارے یہاں پر صوبے کے آفیسر ہیں، خواہ وہ پولیس کے ہیں خواہ وہ سیکرٹری لیول کے ہیں خواہ وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ہیں، ان کی اپنا ایک گریڈ پر اپنا ایک مقام بھی ہے اور میرے خیال میں انہوں نے اس صوبے کے لیے کام بھی کیا ہے، تو آج مجھے چونکہ یہاں پر چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، لودھی صاحب ضرور کریں لیکن وہ خود بھی یاد کر رہے ہیں، مجھے اندازہ ہے کہ وہ خود بھی اپنے ذہن میں رکھ رہے ہیں، تھوڑا سا ہمیں اس ہاؤس کو بتادیں کہ بڑے اچھے انداز سے کہ اس میں کوئی اس طرح نہیں ہوگا کہ ہم

کسی کو اس طرح سے پریشان رکھیں، اپوزیشن کے ممبران میرے پاس آتے ہیں اور اس طرح بھی ہوا ہے کہ ایک جگہ سے، دوسری جگہ سے، تیسری جگہ سے اپوزیشن کے کلاس فور کو بھی دوسری جگہ ٹرانسفر کیا ہے، وہ بھی اگر آپ کلاس فور کو ادھر سے ٹرانسفر کریں گے ایک جگہ سے دوسری جگہ، تو وہ بیچارہ وہاں پر نہ اس کا گھر ہوگا، وہ اس تنخواہ میں کیا کرے گا؟ آج میرے پاس پشاور ڈویژن کے PAK PWD کا ایک ایکسئین آیا تھا، صرف ایکسین تو نہیں تھا بلکہ اس کا پورا اسٹاف تھا، اس میں کلاس فور بھی تھے، اس میں ایس ڈی او بھی ہے اور سب انجینئرز بھی ہیں اور یہ پشاور ضلع سے ہیں، ڈویژن ون کو، پورا ڈویژن ون گجرات کو ٹرانسفر ہو رہا ہے، ابھی یہاں سے اگر ایک کلاس فور ڈویژن ون کا، اس کے ساتھ کلرک بھی ہوگا، نائب قاصد، چوکیدار بھی ہوگا، ایک ڈویژن کو آپ پنجاب میں لے جاتے ہیں تو یہاں پر جو PAK PWD کا ڈویژن ون ہے، اس کے لوگ وہاں پر گجرات میں کس طرح زندگی گزاریں گے؟ تو یہ بھی چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لا رہا ہوں۔ پہلے ہمارے بنوں کا جو ہے اس کو وہ لے جا رہے تھے، بنوں کے ساتھ کرک بھی ہے جی، لکی مروت بھی ہے، PWD کا جو وہاں پر دفتر ہے، ایکسئین ہے، اس کے ساتھ شمالی وزیرستان بھی ہے تو پھر میں نے خود عمران زیب صاحب جو کہ سیکرٹری ہاؤسنگ ہے، اس کو فون کیا اور انہوں نے مہربانی کی اور بنوں تو رہ گیا لیکن آج اور کل میرے پاس پورے پشاور کے لوگ آئے تھے کہ ابھی پشاور سے جو وہ اس دفتر کو ادھر ٹرانسفر کر رہے ہیں تو چیف منسٹر صاحب اس میں خود پھر معلومات بھی کریں ڈویژن ون کے یہاں پر جو ایکسین ہیں یا اے سی PAK PWD کو بلائیں، اس کی مشکل کو ذرا دیکھ لیں، اور ایک ہم گئے تھے اس پر، تو ہم ویسے بھی آج بیٹھنے والے ہیں اور پانچ بجے میرے خیال میں چیف منسٹر صاحب نے چار پانچ وزراء کی ایک کمیٹی بنائی ہے، میں تو چاہوں گا کہ اس میں اگر وہ خود بھی ہمارے ساتھ بیٹھیں اور وہ خود بھی اس میں ہوں اور اس کے سینیئر وزیر بھی ہوں اور ہمارے درمیان آپس میں جو کچھ طے ہو جائے اس پر پھر ہم چاہیں گے کہ عمل ہو، چونکہ آپ بھی تھے، عاطف خان بھی تھے اور شہرام خان بھی غالباً تھے اور تیمور خان بھی تھے، ہماری ایک کمٹمنٹ آپس میں ہوئی تھی، لیکن اس پر پھر عمل نہیں ہو سکا تو ہم نے یقیناً گلے شکوے شروع کیے، تو یہ پوسٹنگ ٹرانسفر جو ہے اس کے لیے بھی ایک مناسب، میں نے تو آپ کو جو Main چیزیں ہیں وہ بتا دیں کہ یہ انصاف پر ہوں، اور جو آج ہم بیٹھ رہے ہیں آپس میں، ایک خوشگوار ماحول میں ہم چاہیں گے کہ یہاں پر ہم مل کر کام کریں۔ ابھی NFC پر بات ہوگی، ابھی ہائیڈل کی جو منافع کی بات ہے، اس پر بات ہوگی، تو اس پر بھی انشاء اللہ ہماری کوشش یہ ہے کہ ہم

گورنمنٹ کو پیچھے سے دھکا دے کر سپورٹ دے دیں، قطعاً ہمارا یہ مقصد نہیں ہے، کہ ہم ان کی کمزوریوں کو اس لئے کرلیں کہ ہمارے وقت میں کچھ پیسے تھے یا حیدر خان کی گورنمنٹ میں آئیں، یا پرویز خٹک صاحب کی گورنمنٹ میں آئیں، ہم تو چاہیں گے کہ ادھر سے، آپ نے بلکہ میٹنگ بلائی تھی ہائیڈل پر، کہ ہم یہاں پر ایک متفقہ ریزیلوشن پاس کرلیں، تو اس میں بھی چاہوں گا، بعد میں بات کروں گا کہ ہم پورے جو صوبے کے معاملات ہیں، اور ہمارا جو حق ہے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ، انشاء اللہ ضرور اس پر ہم مل کر ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے، کوشش بھی کریں گے، تو میں چونکہ آج ویسے بھی ہماری ایک اہم میٹنگ ہے، ان کے ساتھ جو باقی معاملات ہیں، وہ ہم اس میٹنگ میں ایک دوسرے کے سامنے پیش کریں گے اور انشاء اللہ کوشش ہوگی کہ اس کو خوش اسلوبی کے ساتھ ہم طے کرلیں، اور میں آخری بات دوبارہ یہی ریکوئسٹ کروں گا کہ جو معاملات اپوزیشن اور گورنمنٹ کے طے ہو جائیں، اس پر اسی طرح پھر عمل ہو، آپ کا شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو اکرم خان درانی صاحب، پہلے ہر پارٹی کی نمائندگی ہو جائے، تو پھر کر لیتے ہیں، خوشدل خان صاحب، چونکہ ان کے پارلیمانی لیڈر نہیں ہے آج۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ تھینک یو مسٹر سپیکر، آج کا جو ایشو ہے، وہ بہت Importantبھی ہے، اہمیت والی بھی ہے، کیونکہ یہ ایشو جو ہے، It is related to the administration and executive which is the third pillar of the state or the province. اور اگر اس میں ٹرانسفرز پوسٹنگز اور ریکروٹمنٹ میں میرٹ کا خیال رکھا جائے تو انتظامیہ، ایڈمنسٹریشن میں ٹھیک کام بھی ہوگا اور ہمارے علاقے میں ہمارے ضلع میں ہمارے صوبے میں ہمارے ملک میں ایک اچھی سی حکومت بھی Indicate ہوگی۔ جناب عالی، ٹرانسفر کا ہم لے لیتے ہیں، یہ ہمارے یہاں قانون بھی ہے جس کو خیبر پختونخوا سول سرونٹس ایکٹ 1973، اس کے تحت تمام جتنی بھی انتظامیہ ہے، جتنے بھی ہماری Appointments ہوتی ہیں، ہمارے ٹرانسفرز ہوتے ہیں، ہماری پروموشنز ہوتی ہیں، اس کے تحت ہوا کرتی ہیں، پھر ٹرانسفرز کے لئے انہوں نے جو سیکشن 10 رکھی ہے اور پھر اس سیکشن 10 کو Further elucidation کے لئے انہوں نے ایک پالیسی بنائی ہے اور اس پالیسی میں اگر آپ دیکھ لیں تو I&II اس میں سب سے پہلے یہ ہے کہ There will be no political victimization; there will be no abuse of power. اور دوسرے II میں ہے سر، All the government servants will not exert the political

pressure, temptation or other. تو یہ اگر دونوں پر گورنمنٹ بھی اپنی اس پالیسی پر رہے اور جو اپنے Choice کی Appointment کرنا چاہے تو یہ سسٹم ٹھیک رہے گا لیکن جناب عالی، جس طرح پی ٹی آئی کی حکومت اور پی ٹی آئی کے منشور میں ہے کہ ہم ہر چیز میں ہر طریقہ کار میں میرٹ کو مدنظر رکھیں گے اور ہر فیصلہ میرٹ پر ہوگا، میں یہاں پر چند مثالیں ایسی پیش کرتا ہوں کہ آیا یہ میرٹ کے مطابق ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے؟ جناب، یہ میرے ہاتھ میں ہے، کسی نے بھیجا ہے، میں اس کو نہیں جانتا ہوں، یہ ایک جونیئر کلرک ہے اور یہ 2016 سے لے کر دو دو مہینے ایک ایک پوسٹ پر رہا ہے، یہ جو سب سے پہلا آرڈر ہوا ہے، 17/11/2016 شاید یہ مردان سے تعلق رکھتا ہے، یہ ہے مسٹر حجاج خان، یہ جونیئر کلرک ہے، یہ فاٹا سرکل بنوں سے ایگزیکٹیو انجینئر بلڈنگز مردان کو ٹرانسفر ہوا، وہاں پر سر، پانچ مہینے کے بعد پھر یہ 27/04/2017 کو ان کا پھر ٹرانسفر ہو گیا، پھر یہ تمام آپ دیکھ لیں، تو دو دو مہینے تین تین مہینے ایک دفتر دوسرے دفتر، ایک دفتر دوسرے دفتر، اب ہماری اس پالیسی، جو میں نے Quote کر لی ہے، جب Quote کی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ Tenure ہے، ایک ایمپلائی کے لئے تین سال Tenure ہوتا ہے، اگر وہ Unattractive area ہے تو اس کے لئے دو سال ہے اور اگر ہارڈ ایریا ہے تو One year ہے، تو کم از کم Tenure، اب اگر یہاں پر ٹرانسفر ایسا ہوتا ہے کہ Pre-mature ہوتا ہے تو پھر آفیسرز میں محرومی آ جاتی ہے، دوسری بات یہ ہے سر کہ یہاں پر ہمارے جو رولز ہیں، پراونشل مینجمنٹ سروس 2007 کے، اس میں شیڈول پوسٹیں ہوتی ہیں اور شڈول پوسٹ کے Against اپوائنٹمنٹ یا ٹرانسفر ہوتے ہیں، وہ کیڈر کے ہوتے ہیں لیکن اب بھی ہمارے سیکرٹریٹ میں ایسی Key پوسٹیں ہیں جہاں پر ایکس کیڈر لوگ کام کرتے ہیں، دوسرے محکموں سے کام کر رہے ہیں اور اس کی سر میں آپ کو یہ مثال دے دیتا ہوں سر، اور اس سے پہلے میں ایک Judgment میں Quote کرتا ہوں، پشاور کی یہ سپریم کورٹ کی یہ Judgment ہے، سپریم کورٹ آف پاکستان، یہ ہے آنریبل جسٹس مسٹر جسٹس امیر موہانی مسلم اینڈ مسٹر جسٹس مشیر عالم، ان کی Judgment میں ہے، And it was decided on 13-02-2017 اور اس میں Clearly لکھا گیا ہے، یہ اگر آپ مجھے اجازت دے دیں تو میں تھوڑا سا اس کا Relevant paragraph پڑھ لیتا ہوں:

"We have clarified here that the term cadre has been defined by the Court in a number of judgments that civil servants cannot be appointed against a cadre post unless he is a cadre officer, eligible and qualified for the cadre post. This issue has been decided by this

Court in the cases, reported as contempt proceedings against Chief Secretary, Sindh, (2013 SCMR page 1752) and Ali Azhar Khan Baloch vs Province of Sindh (2015 SCMR page 456) and the findings recorded there, can not be challenged in the political proceedings. We therefore, direct the Balochistan Government to appoint Secretaries in the Province amongst the cadre officers who qualified to it."

اس کیس میں سر، اس طرح ہوا تھا کہ اس میں ایک چیف انجینئر تھا پبلک ہیلتھ کا اور ان کو Appoint کیا Against the secretary post انہوں نے یہ، سر اب کو نسچن یہ آتا ہے کہ Under Article 189, the judgment, the order of the honorable Supreme Court is binding upon all the courts, tribunals and executive authorities.

اب میں آتا ہوں سر، یہ مجھے ایک کو نسچن میں ملا ہے، میں آپ کی توجہ-----

<u>جناب سپیکر</u>: ذرا وائنڈ اپ بھی کریں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر، یہ ضروری بات ہے ورنہ پھر کیا مطلب ہوتا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ جلدی وائنڈ اپ کریں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: یہ Officer from provincial اب سر، اس میں ہے، وزیر اعلیٰ صاحب بھی نوٹ فرمائیں، یہ مجھے Provide کرتے ہیں، اسمبلی کو نسچن نمبر 396 اور اس میں ہے، List of ex cadre officers, working on scheduled posts، یہ شیڈول ٹو کی پوسٹ ہے، Officer from provincial government: Mr. Behramand, BPS-20, Secretary PHE، اب یہ ایکس کیڈر آدمی ہے، یہ چیف انجینئر ہے اور اس کی Appointment جو ہے، وہ 23/11/2017 سے کام کر رہا ہے جو کہ Illegal ہے اور اس فیصلے کے خلاف ہے۔ دوسرا یہ 13 نمبر، انجینئر محمد شہاب خٹک، وہ بھی بی پی ایس 19 میں ہے، سی اینڈ ڈبلیو کا چیف انجینئر تھا اور اب سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو کام کر رہا ہے، کیا میرٹ اس کو کہتے ہیں؟ کیا یہ منشور کو پورا کر کے آپ گریڈ 19 کو پوسٹ کرتے ہیں Against the post of grade 20, against the post of secretary, against the cadre post, ex-cadre اس کو میرٹ کہتے ہیں؟ دوسرے جناب، اب سیریل نمبر 19 مسٹر ظاہر شاہ، اب یہ بی پی ایس 19 ہے، پی اینڈ ڈی کا آفیسر ہے، اس کو سیکرٹری لوکل گورنمنٹ لیا گیا ہے، یہ کونسی میرٹ ہے کہ 19 کا 20 پر کام کر رہا ہے، کیا یہ دوسرے جو آفیسرز ہیں جو

کوالیفائیڈ ہیں، جو Eligible ہیں، کیاان لوگوں میں محرومیاں نہیں بڑھیں گی، کیا یہ کام کریں گے یا اس حکومت کے ساتھ تعاون کریں گے؟ یہی وجہ ہے کہ ہمارے منصوبے فائلوں ہی فائلوں میں رہتے ہیں، باہر نہیں جاتے ہیں اس وجہ سے کہ بعض آفیسرز خوش نہیں ہیں، ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔

(اس مرحلہ گھنٹی بجائی گئی)

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سر، اب بھرتیوں پر میں آ رہا ہوں، بس کچھ منٹ میں لیتا ہوں کیونکہ دو، ایک جو ہمارے پارلیمانی لیڈر ہیں، بیس منٹ ان کا ٹائم ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کا ٹائم 'اوور' ہو گیا۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> پارلیمانی لیڈر ہمارا ہے نہیں، ان کا بھی ٹائم میں لیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: But you are not Parliamentary Leader.

چلیں، ایک دو منٹ اور لے لیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> ٹھیک ہے سر، بھرتیوں میں یہ ہے کہ یہاں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں کلاس فور کی بھرتی ہوئی تھی، ڈرائیوروں کی، یہ اخباروں میں بھی آیا ہے، نہ اس میں میرٹ کو Maintain کیا ہے، نہ انہوں نے کوئی ایڈہاک پروسیجر Adopt کیا ہے، اپنے بندوں کو نوازا ہے، تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ ہمارے ملک میں بیروزگار ہیں اور ایک بات آخر میں یہ کہتا ہوں، ہمارے اکبر ایوب صاحب تشریف فرما ہیں، میں ان سے یہ کوسچن کروں گا چیف منسٹر صاحب، کہ اب پشاور و میں آپ کے ڈویژنوں میں کتنے Own pay scale میں کام کرتے ہیں، اکثر پشاور ڈویژن میں جو ایکسئین یہاں کام کرتے ہیں وہ Own pay Scale میں، Own pay scale میں کس قانون کے تحت کام کرتے ہیں، کیا آپ کے پاس ریگولر ایکسیئن نہیں ملتے ہیں، اگر آپ Own pay scale میں ایس ڈی او کو لگاتے ہیں، وہ ایس ڈی او ہے اور آپ ایکسیئن سے، تو پھر وہ آپ کی ہر ناجائز بات کو مانے گا کیونکہ وہ، تو اس لئے جو سسٹم نہیں چل رہا ہے اس سسٹم کو ٹرانسپیرنٹ کرنے کے لئے ہمیں میرٹ کے مطابق فیصلے کرنے چاہیئے، جس کا حق ہے ان کو دیا جائے۔ تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب سپیکر:</u> اب کون بات کرے گا جی؟ شیراعظم وزیر صاحب، Sherazam Wazir Sahib, are you ready?

<u>جناب شیراعظم وزیر:</u> چھوڑدیں جی بس۔

جناب سپیکر: چھوڑ دیں Very good تو میرے خیال میں ہم Conclude کرتے ہیں بحث کو، عنایت اللہ خان صاحب، اصل میں درانی صاحب نے بڑی Comprehensive بات کرلی ہے پوری اپوزیشن کی طرف سے اوراس میں مزید انہوں نے گنجائش چھوڑی نہیں ہے۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بڑا Important agenda item ہے اور میرا خیال ہے کہ میں تو عمران خان کا جو وژن ہے اور جو پالیسی ہے، اسی کی Light میں آپ سے بات کروں گا۔ میں نے ابتدائی دن چیف منسٹر کو مبارکباد دی تھی اور آپ کو اس وقت میں نے کہا تھا کہ ہم نے آپ کا ایجنڈا اور آپ کا پروگرام پڑھ کر اسی کے مطابق آپ کو Accountable ٹھہرائیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، عمران خان کا وژن یہ ہے کہ آپ اداروں کے اندر مائیکرو مینجمنٹ نہ کریں، آپ اداروں کو Autonomy دیں، آپ ایم پی ایز، ایم این ایز، ٹرانسفرز پوسٹنگز کے پیچھے نہ لگے رہیں بلکہ یہ ایک پالیسی کے تابع ہوں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ جو کرنٹ گورنمنٹ ہے جس نے 'ٹیک اوور' کیا ہوا ہے، تو اس وژن اور اس پالیسی کو Follow نہیں کیا جارہا ہے، میں مثالیں دیکر یہ چیز ثابت کروں گا، خوشدل خان صاحب نے ٹرانسفر پوسٹنگ پالیسی کا ذکر کیا ہوا ہے، ٹرانسفر پوسٹنگز کی اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب عنایت اللہ: ٹرانسفر پوسٹنگز کی ایک پالیسی اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی موجود ہے، ٹرانسفر پوسٹنگز پالیسی ہر ڈیپارٹمنٹ کی بھی موجود ہے، اس میں مینجمنٹ کیڈر اور نان مینجمنٹ کیڈر کا بھی معلوم ہے، شیڈولڈ اور نان شیڈولڈ پوسٹ کا بھی معلوم ہے، فیلڈ پوسٹنگ کا بھی معلوم ہے، ایڈمنسٹریشن کے لئے، اس میں Spouse policy کا بھی معلوم ہے اور یہ ساری چیزیں جو ہیں، ایک طے شدہ پالیسی ہر ڈیپارٹمنٹ کے اندر موجود ہے، اگر گورنمنٹ کے اندر اس پالیسی کو Follow کیا جائے گا تو اس سے گورننس بہتر ہوگی، اس سے حکومت کو فائدہ ہوگا، اس سے حکومت کے اوپر لوگوں کا اعتماد بڑھے گا، اس سے ایم پی ایز کا اور عوام کا اور لوگوں کی جو شکایتیں کم ہوں گی، اس سے کورٹس کے اندر Litigation نہیں ہوگی، میں پہلا مثال دے رہا ہوں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی، ایجوکیشن وہ ڈیپارٹمنٹ ہے جس کے اندر میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو ٹرانسفر/پوسٹنگز پالیسی کو Strictly follow کرنا چاہیئے لیکن بدقسمتی سے آپ Follow نہیں کررہے ہیں اور سب سے پہلے میں مینجمنٹ کیڈر کی طرف آتا ہوں، ہائی کورٹ کے اندر چار مسلسل Decisions ہوئے ہیں اور آخر میں حکومت کو Contempt of Court کا نوٹس ایشو

ہوا ہے، اس پر اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے Endorse کیا ہوا ہے کہ ہم آئندہ کے لئے مینجمنٹ کیڈر کے علاوہ کوئی اور کیڈر، وہ ڈی ای او، ڈپٹی ڈی ای او ہو، وہ نہیں تعینات کریں گے لیکن آپ کے جو موجودہ آرڈرز ہیں، اس موجودہ آرڈرز کے اندر آپ نے 50% سے زیادہ نان ٹیچنگ کیڈر کے لوگوں کو Appoint کیا ہوا ہے بلکہ اتنا بھی آپ نے کیا ہوا ہے کہ چارسدہ کے ای ڈی او کا آرڈر آپ نے 10 مارچ کو ایشو کیا اور 13 مارچ کو آپ نے اس کو Withdraw کر دیا، یہ آپ کے اپنے ڈیپارٹمنٹس ہیں، اس سے آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی Efficiency خراب ہو رہی ہے، لوگ Again کورٹ میں ہیں، اس وقت میرے علم کے مطابق آٹھ دس کیسز اسی کیڈر کے اندر آپ کے خلاف کورٹ کے اندر ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کو Contempt کے اندر آپ کو نوٹس دیں گے، اس لئے میں پہلی بات یہ کرتا ہوں کہ آپ کے مینجمنٹ کیڈر کی جو پالیسی ہے، نہ ہیلتھ میں اس کو Follow کیا جا رہا ہے اور نہ ایجوکیشن میں Follow کیا جا رہا ہے جبکہ اس میں کورٹ کے Decisions موجود ہیں، اس لئے آپ پالیسی کو Follow کریں گے تو اس سے آپ کی حکومت کی بہتری ہو گی، Good governance کی بہتری ہو گی۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کے جو Administrative departments ہیں اس میں آپ دیکھیں، ایجوکیشن سکولز اینڈ لیٹرسی کے سیکرٹری کو بار بار تبدیل کیا گیا اس حکومت کے دوران حالانکہ آپ کی ٹرانسفر اینڈ پوسٹنگز کی پالیسی ہے کہ جو دو سال تین سال تک آپ ایک سیکرٹری کو نہیں چھیڑیں گے، آپ اپنا انرجی ڈیپارٹمنٹ جو آپ کا انتہائی Important department ہے، آپ اس کو دیکھیں، اس کے سیکرٹری کو کتنی دفعہ چینج کیا گیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، آپ اگر Appointment کی طرف آتے ہیں، میں سی اینڈ ڈبلیو کے Minister is not around وہ اپنی کرسی پر نہیں بیٹھے ہیں، ہمارے اپر دیر کا ایکسیئن کوئی چھ مرتبہ تبدیل ہو چکا ہے، آخر میں میں نے ان سے ریکویسٹ کی، ان کے دفتر میں گیا کہ منسٹر صاحب، آپ جس کو بھی ایکسیئن بھیجتے ہیں لیکن یہ میری آخری ریکویسٹ ہے، اس مرتبہ ان کو ٹرانسفر نہ کریں، کم از کم ایک سال دو سال ان کو دے دیں تاکہ وہ جم کے کام کر سکے ان کی Institutional memory develop ہو، وہ سکیمیں Implement کر سکے، یہ حکومت کی سکیمیں ہیں، Public interest کے کام ہیں، جناب سپیکر صاحب، آپ کے بہت سے ادارے جو ہیں، آپ کی یونیورسٹیز خالی ہیں، بہت سی یونیورسٹیز آپ کے علم میں ہے، آپ ہائر ایجوکیشن کے منسٹر رہے ہیں ان کے V.Cs Appoint نہیں ہو رہے ہیں، آپ کا پیڈو جو ہے پیڈو کے اندر اب بھی Acting CEO ہے، آپ

نے تین مرتبہ انٹرویو کر دیا ہے، شارٹ لسٹنگ ہو جاتی ہے، فائنل سٹیج پہ پہنچ جاتے ہیں، آپ پھر پیچھے ہٹ جاتے ہیں، آپ کا KPOGCL جو ہے وہ بغیر کسی ہیڈ کے چل رہا ہے، اس پر میرا اسمبلی سوال بھی ہے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں اسمبلی سیکرٹریٹ سے، اس قسم کے سوال کے جواب کو آپ جلدی ان کو بھیجیں اور ان سے جواب لے لیں کہ آپ کے کتنے Autonomous institutions ہیں جن کے CEOs، جن کے PDs، جن کے پراجیکٹ ڈائریکٹرز ابھی تک Appoint نہیں ہوئے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، یونیورسٹیز کے اندر پوسٹیں خالی ہیں، جناب سپیکر صاحب، آپ ایک ضلع کے اندر اگر کلاس فور ملازم کو چارسدہ سے بھیجیں گے تو یہ کون سا انصاف ہے آپ Water management کے اندر آپ نے چارسدہ سے دیر کلاس فور ایمپلائی کو بھیجا ہے جبکہ وہاں سرپلس پول کے اندر اپنے بہت بندے موجود ہیں، میں تو صرف ایک ہی مثال دے رہا ہوں، اسی مثال کو Supper impose کریں یہ پورے صوبے کے اندر ہو رہا ہوگا، جناب سپیکر صاحب، آپ بار بار ہمیں Restrict کرنے کی کوشش کرتے ہیں، آپ نے جو ہمیں وقت دیا تھا، ہم اسی وقت کے اندر بات کریں گے، آپ نے دس منٹ ہمارے ساتھ طے کئے ہوئے تھے، پندرہ منٹ طے کئے ہوئے تھے کہ اس کے اندر بات ہوگی، میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اصل میں آج آپ کی گورنمنٹ کے ساتھ بڑی Important meeting بھی ہے اس لئے آپ کو یاد دلاتا ہوں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، بس میں Conclude کرتا ہوں، آخری بات کہہ کے Conclude کرتا ہوں۔ یہ جو ڈپٹی کمشنرز اور اسسٹنٹ کمشنرز فیلڈ میں بھیجے جاتے ہیں، یہ بھی میرا سوال ہے اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے میں نے کیا ہوا ہے کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ کتنے پی ایم ایس آفیسرز ایسے ہیں کہ جو گریڈ 19 میں ہیں، گریڈ 18 میں ہیں، گریڈ 17 میں ہیں، ان کو ابھی تک فیلڈ پوسٹنگ نہیں ملی ہے کیونکہ ان کی سفارش نہیں ہے، میں By name ان لوگوں کو جانتا ہوں کہ ان کا اچھا Bright career ہے وہ Competent لوگ ہیں، Integrity والے لوگ ہیں، آپ ان کے لئے تو Criteria وضع کریں کہ بھئی فیلڈ کے اندر جو لوگ ڈپٹی کمشنر جائیں گے اے سیز جائیں گے، جن کی Qualification ہے جو اس کیڈر سے Belong کرتے ہیں کیوں ان کو موقع نہیں مل رہا ہے؟ میں نے چیف سیکرٹری صاحب سے بھی ریکویسٹ کی تھی، میں نے سوال بھی کیا ہوا ہے، اس سوال کے جواب کا میں منتظر ہوں کہ مجھے وہ لسٹ فراہم کریں کہ کتنے لوگ ایسے ہیں کہ جو Qualify کرتے ہیں لیکن ان کی

سفارش نہیں ہے، وہ نہیں جا سکتے ہیں، اس لئے میں Conclude کرتے ہوئے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ جتنی حکومت پالیسی کے اوپر چلے گی، جتنی آپ ٹرانسفر پوسٹنگز پالیسی کو Follow کریں گے Appointment کے اندر Transparency اور میرٹ کو Follow کریں گے Good governance ensure ہو گی، آپ کی نیک نامی ہو گی، لوگوں کا ٹرسٹ Develop ہو گا، لوگوں کی Victimization نہیں ہو گی، Political victimization نہیں ہو گی اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب اور منسٹر صاحبان کے اوپر پریشر نہیں ہو گا، یہ پالیسی پہ Focus کریں گے، یہ ڈیویلپمنٹ پہ Focus کریں گے، یہ لوگوں کے اصل کاموں پہ Focus کریں گے تو یہ ہم آپ کی بہتری کے لئے کہہ رہے ہیں، اس میں قوم کی بھی بہتری ہے، آپ کی حکومت کی بھی بہتری ہے Thank you very much.

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you very much. Laiq Khan Sahib.

<u>جناب لائق محمد خان:</u> جناب سپیکر، جس طرح کہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ پورے ملک میں سب سے زیادہ پسماندہ ضلع تور غر ہے، گزارش یہ ہے کہ سی ایم صاحب تشریف فرما ہیں، اے ڈی بلدیات کے پاس تور غر میں جو چارج ہے وہ کوہستان سے ایڈیشنل چارج ہے اور وہ پندرہ دن بھی نہیں آ سکتا تور غر، دوسری گزارش یہ ہے کہ ای ڈی او فنانس کے پاس بھی ایڈیشنل چارج ہے، وہ سوات میں ہے، سوات سے ایک مہینے میں بھی نہیں آ سکتا ہے، ای ڈی او پی اینڈ ڈی کے پاس بھی ایڈیشنل چارج ہے وہ بھی نہیں آ سکتا، ایکسیئن پبلک ہیلتھ موجود ہی نہیں ہے، مہربانی کر کے یہ سی ایم صاحب تشریف فرما ہیں، یہ ضلع ضرور ہے لیکن افسران نہیں ہیں، ساری Facilities وہاں پر ہیں، بجلی وہاں پر لگ گئی ہے، تقریباً دفاتر سارے تیار ہیں، بنگلے ہیں لیکن سارے لوگوں کے پاس ایڈیشنل چارجز ہیں، تو ضلع کس طرح چلے گا؟ میں سی ایم صاحب سے گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے جو خالی پوسٹیں ہیں انہیں Fill کر دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، تھینک یو۔ سردار محمد یوسف صاحب، آنریبل پارلیمنٹری لیڈر۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> شکریہ جناب سپیکر، جناب سپیکر۔ جو ایک اچھی حکومت کو چلانے کے لئے Good governance کے لئے یہ جو سرکاری مشینری ہے، اس کا جو ڈسپلن ہے یا اس کے لئے جو پوسٹنگز اینڈ ٹرانسفر اور Tenure یہ ایک بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ جو Topic جس طریقے سے اپوزیشن کی طرف سے یہ جو ایجنڈا پر آیا ہے، یہ تو حکومت کے Favour میں بڑی بات ہو رہی ہے کہ اگر کوئی بھی افسر ہے، کوئی اہلکار ہے جس کو اگر بار بار Disturb کیا جائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ کام وہ محکمہ بھی متاثر

ہوتا ہے اور وہ لوگ بھی خواہ مخواہ متاثر ہوں گے لیکن سب سے زیادہ متاثر گورنمنٹ ہو گی کہ اگر اس کے Tenure کے طور پر، Tenure اگر تین سال کا ہے تو تین سال ہونا چاہیئے اور Automatically یعنی جس کا اگر میرٹ پر نمبر آتا ہے تو اس کے بعد اس کا تبادلہ بھی ہونا چاہیئے جس طرح میرٹ کے مطابق اگر Appointment ہوتی ہے پھر اس کے بعد اسی طریقے سے سرکاری ملازمین اس کے مطابق جو ٹرانسفر اور پوسٹنگز ہوتی ہیں، اس کے مطابق ہونی چاہیئے لیکن دیکھا گیا ہے کہ یہاں بہت سارے لوگ سینیئر لوگ جو ہیں ان کو اوایس ڈی بنا دیا جاتا ہے، پتہ نہیں کس وجہ سے ہوتا ہے اور یہ اوایس ڈی جس کو ساری مراعات ہوتی ہیں، وہ تنخواہ بھی لیتے ہیں، وہ ساری سہولیات بھی لیتے ہیں اور Enjoy کرتے ہیں، ساری جو بھی ان کا حق ہے لیکن ہے اوایس ڈی تو یہ سارا جو Burden ہے یہ کس پر ہے؟ یہ عوام پر ہے، یہ حکومت پر ہے، ایک تو میری یہ تجویز ہے بلکہ میرے خیال میں سر، آپ مجھ سے اتفاق کرتے ہوں گے کہ اس طرح بلاوجہ اوایس ڈی بنانے سے ملک کو یا صوبے کو کوئی فائدہ نہیں ہے اور عوام کو بھی فائدہ نہیں ہے، یہ جو سلسلہ ہے اس کو ختم کرنا چاہیئے، اگر کوئی بھی افسر اپنا صحیح کام نہیں کر سکتا یا اس کی صلاحیت نہیں ہے تو اس کو جو موزوں جگہ ہے، اس پر اس کو پوسٹ کیا جائے تاکہ اس سے وہ کام لیا جا سکے لیکن جونیئر کو اگر کسی کو خوش کرنے کے لئے سینیئر کا حق مار کر اس کو اوایس ڈی لگا کر اور جونیئر کو یہ جو اختیارات دیئے جاتے ہیں یہ تو سراسر ناانصافی بھی ہے اور قانون کی خلاف ورزی بھی ہے تو دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ بہت سارے جو مشاہدے کی بات ہے، سارے جانتے ہیں، ایک عرصے سے آپ بھی اور ہم بھی دیکھتے رہے ہیں کہ جو اگر من پسند قسم کے افسر ہوں گے یا جس کی Approach ہو گی، جس کی Access ہو گی تو ان کو کسی ایسی جگہ پر تو لگا دیا جاتا ہے اور جن کے اگر کوئی رابطے نہیں ہو سکتے، وہ اسی طریقے سے بیچارے مطلب ہے وہ اپنے اس امید میں بیٹھے رہتے ہیں کہ کب ان کو موقع ملے گا؟ ایک تو ضرور اس لحاظ سے حکومت کو سوچنا چاہئے اور ہر مہینے اور ہر ہر دو مہینے کے بعد ٹرانسفر ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ نہ تو ان کو پتہ ہوتا ہے محکموں کا اور نہ مطلب ہے وہ اتنی جلدی اس کو چلانے کے لئے اپنی صلاحیت استعمال کر سکتا ہے، سرکاری کام جو ہوتا ہے وہ ٹھپ ہو جاتا ہے جس سے کہ صوبہ متاثر ہوتا ہے۔ اسی طریقے سے جناب سپیکر، پچھلے دور میں میرے خیال میں ایجوکیشن کتنا اہم محکمہ ہے، بنیادی محکمہ ہے جو فیلڈ میں ہم نے دیکھا ہے وہ بہت سارے سکولوں میں بھی پرنسپل اور ہیڈ ماسٹرز جو ہیں ان کی پوسٹیں خالی ہیں اور سالہا سال سے اسی طریقے سے چلے آرہے ہیں، جہاں پر ہمارا سب کا یہ فوکس بھی ہے، زور بھی ہے کہ تعلیم بنیادی حیثیت رکھتی ہے، یعنی اس کے

ساتھ یہ زیادتی جو ہے یہ ظاہر ہے کہ تعلیم ہی کو نقصان پہنچانے کے لئے کی جاتی ہے، میرے ضلع مانسہرہ میں مجھے ابھی Exact figure یاد نہیں ہے لیکن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: باتوں کی آواز ہاؤس سے آرہی ہے یا گیلریوں سے؟ پلیز ہاؤس میں بات کرنے کی بجائے لابی میں تشریف لے جائیں۔ جی سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ، بہت سارے جو سکولز ہیں ان کے ہیڈ ماسٹرز نہیں ہیں، پرنسپل نہیں ہیں، عرصے سے پوسٹیں خالی ہیں اور ان کو پر نہیں کیا جاتا، تو کس طریقے سے وہ ادارہ چل سکتا ہے؟ اور میں نے سنا ڈائریکٹر ایجوکیشن کئی عرصے سے وہ پوسٹ خالی تھی Acting charge دیا ہوا تھا کسی کو، وہ ڈائریکٹر چل رہا تھا، ابھی میرا خیال ہے الحمدللہ وہ پوسٹ پر ڈائریکٹر Appoint کیا ہے، اسی طریقے سے کہ اگر ذاتی پسند ناپسند کی بات ہوگی تو جو باصلاحیت لوگ ہوں گے وہ تو رہ جاتے ہیں اور جو اگر ہماری مرضی کے مطابق یا گورنمنٹ اپنی مرضی کے مطابق کام کرنا چاہے گی جو Rules regulations کو Follow کرتا ہے، جو قانون آئین کے مطابق کام کرتا ہے، ظاہر ہے وہ ایمانداری سے اگر کام کرے گا تو وہ Violation تو نہیں کرے گا لیکن دیکھنے میں یہ آتا رہا ہے کہ بہت سارے لوگوں کو محض اس خاطر سائڈ پر لگا دیا جاتا ہے کہ وہ اس متعلقہ منسٹر ہے یا کوئی بھی ہے اسکی بات نہیں مانتے اور وہ قانون کے مطابق بات نہیں ہوتی تو اس کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اسی طریقے سے جناب سپیکر، پچھلے دنوں مجھے بہت سارے لوگ جو ملے جو ڈویژنل کمشنر کے آفس میں کام کرتے ہیں جو سیکرٹریٹ کے ملازمین ہیں، ان کو یہ ایک کوٹہ مختص کیا ہے دس فیصد کا کوٹہ کہ وہ پی ایم ایس کے جو امتحانوں میں وہ بیٹھ سکتے ہیں لیکن جو فیلڈ کے لوگ ہیں وہ اس میں شریک نہیں ہو سکتے، یہ سراسر ناانصافی ہے اور میں یہ توقع رکھتا ہوں، چونکہ آج چیف منسٹر صاحب بذات خود یہاں موجود ہیں اور یہ ان لوگوں کا بھی حق بنتا ہے، چاہیں اس رول میں ترمیم کی جائے اور اس میں جتنے لوگ ہیں چاہے کلرک ہیں چاہے اس کے ساتھ سپرنٹنڈنٹ ہے اور اسی طریقے سے دوسرے جو مختلف پوسٹوں پر ہیں، ان کو بھی امتحانات میں بیٹھنے کا موقع دیا جائے تاکہ انھیں بھی پروموشنیں مل سکیں، تو اس سلسلے میں میں نے ایک قرارداد بھی لائی ہوئی ہے، اس پر بحث بھی ہو سکتی ہے اور س پر کام بھی ہو سکتا ہے، تاہم آج جس بات کی اشد ضرورت ہے کہ Transparent اور میرٹ پر بات کرنے کے لئے جو تمام محکموں سے ہم توقعات رکھتے ہیں جو لوگ اس کی صلاحیت رکھتے ہیں اور میرٹ پر ان کو کام اگر سپرد کیا جائے تو ظاہر ہے کہ کام بھی Smoothly چلے گا، صوبے کو بھی فائدہ ہوگا اور ہمیں بھی فائدہ ہوگا لیکن

جہاں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ہم میرٹ پر سارے کام کرتے ہیں، تو پھر میرٹ کے لئے بھی کوئی ایسا Terms اور Condition اس کے لئے اس طرح کیا ہونا چاہئے کہ اس میں سارے لوگ اس میں شامل بھی ہو سکیں۔ دوسری بات جناب سپیکر، کہ ایک عرصے سے یہ این ٹی ایس اور مختلف جو ٹیسٹ وغیرہ لیتے ہیں، عجیب تماشا بنا ہوا ہے، غریب لوگ جو بیچارے بے روزگار پھر رہے ہیں اور جہاں Vacancies ہوتی ہیں، چالیس ہوتی ہیں پچاس ہوتی ہیں اس کے لئے جی این ٹی ایس ٹیسٹ ہے اور اس کے لئے پانچ سو، ہزار روپے اس کے لئے جمع کرنا پڑتے ہیں، اب جہاں دو ہزار، تین ہزار، پانچ ہزار اب مجھے مختلف علاقوں کا پتہ نہیں ہے لیکن جہاں تک مانسہرہ کا تعلق ہے اور تورغر ہے یہ سارے جتنے بھی ضلعے ہیں، اگر پوسٹیں وہاں پر Vacant ہوتی ہیں ایک سو یا دو سو جس کے لئے دس ہزار Application آتی ہیں جہاں پانچ سو یا چھ سو یا دو ہزار تک ایک بچے کا خرچ آتا ہے اور اس کے بعد اسے تو یہ ہی کہا جاتا ہے کہ جی Vacancies اتنی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی سراسر ناانصافی ہے، اس پر غور کرنا چاہئے، بلاوجہ یعنی ان لوگوں کا خرچہ کرایا جاتا ہے، یہ بھی ایک بہت بڑی کرپشن ہے، اگر کرپشن بند کرنا ہی ہے تو اس کو بھی اس کے متبادل بھی انتظامات کئے جائیں، رولز بنائے جائیں اور بھرتی کا جو سسٹم ہے اس کو بہتر بنایا جائے تاکہ اگر بہت سارے کوہستان سے آتے ہیں، دیر سے آتے ہیں، مانسہرہ سے آتے ہیں اور ان کے اخراجات بھی ہوتے ہیں، وہ ٹیسٹ میں بیٹھتے بھی ہیں اور اس کے بعد۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: پلیز وائنڈ آپ کریں۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: جی!

<u>جناب سپیکر</u>: وائنڈ آپ کریں تاکہ آپ کی میٹنگ کا ٹائم بن سکے۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: جی جی، میں کرتا ہوں، ٹھیک ہے اور اس کے بعد یہ کہا جاتا ہے کہ جی ٹھیک ہے آپ کا ٹیسٹ بھی کلیئر ہے، آپ پاس بھی ہو گئے لیکن آپ کو نوکری نہیں مل سکتی، آپ بھرتی نہیں ہو سکتے۔ تو جب Appointment نہیں ہو سکتی تو پھر اس کا اتنا خرچہ کیوں کرایا جاتا ہے؟ ٹیسٹ بھی وہ پاس کر لیتا ہے، تو اس کا متبادل انتظام چاہیے تاکہ وہ لوگ یا تو فری لینا چاہیے Application بغیر اس کے، اس کی فیس نہیں ہونی چاہیے، یہ پانچ سو ہزار وہ ادارے جو چلتے ہیں، پھر ان میں بھی بڑا گھپلا ہے، سکینڈل آئے ہیں اور چیف منسٹر صاحب نے ایک کمیٹی بھی بنائی ہے، میں مشکور ہوں کہ یہ این ٹی ایس میں پچھلے دنوں جو سکینڈل تھا تو اس کے لیے ایک کمیٹی بنی ہے جس کی ایک ہی میٹنگ ہوئی ہے لیکن مجھے پتہ نہیں اس کے

بعد اس کا کیا مسئلہ حل ہوا ہے؟ تو یہ جو ساری چیزیں ہیں اگر اس کے لیے کوئی Step اٹھایا جاتا ہے تو اس کا رزلٹ نکلنا چاہیے اور اس سے یعنی ہمیں بھی ادا ہونا چاہیے، صوبے کے لوگوں کو بھی ادا ہونا چاہیے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ جس طرح باقی کاموں کے لیے اگر میرٹ ہے، ٹرانسپیرنسی ہے تو اسی طریقے سے اس سلسلے میں بھی اس کو یقینی بنایا جائے تاکہ مستحق لوگ جو ہیں ان کو صحیح جاب پر لگائیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، سردار صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: جو خالی پوسٹیں ہیں ان پوسٹوں پر لوگوں کو تعینات بھی کیا جا سکتا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔ ہمیں چونکہ آپ نے میٹنگ کا ٹائم ابھی رکھا ہوا ہے، اس کو وائنڈ آپ کروائیں تاکہ میٹنگ ہو جائے Because، جی لطف الرحمن صاحب! پانچ منٹ لے لیں تاکہ میں وائنڈ آپ کر دوں، آپ کی میٹنگ کا بڑا لمبا چوڑا ایجنڈا ہے تو پھر، لطف الرحمن صاحب کا مائیک کھولیں۔

مولانا لطف الرحمن: شکریہ جناب سپیکر، میں صرف دو منٹ لوں گا، چونکہ اپنے سارے کولیگز نے، ہمارے پارلیمانی لیڈرز نے بھی اور اپوزیشن لیڈر نے بڑی تفصیل سے اس حوالے سے بات کی ہے اور عنایت اللہ خان صاحب نے بھی اس حوالے سے تفصیل سے بات کی ہے، میں ان باتوں کو دھرانا نہیں چاہتا ہوں جناب سپیکر، لیکن میں صرف اتنا ضرور کہوں گا کہ حکومتیں مربوط پالیسیوں کی بنیاد پر چلتی ہیں اور وہ حکومتیں تب ہی کامیاب ہوتی ہیں کہ جب ایک مربوط پالیسی ہوتی ہے اور اس پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہیں جناب سپیکر، لیکن ہم یہاں پر حکومت کو میں سمجھتا ہوں کہ یہ باور کرانا لازمی سمجھتے ہیں کہ جب وہ دوسری پولیٹیکل پارٹیوں کی حکومتوں کو موردالزام ٹھراتی ہے اور ان کے لیڈرز جلسوں میں اگر انہوں نے پچھلا الیکشن اگر پورا لڑا ہے تو اسی بنیاد پر، ان نعروں پر کہ یہ پولیٹیکل حکومتیں جو پولیٹیکل جماعتوں کی حکومتیں تھیں انہوں نے گورنمنٹ کس طرح چلائی، ان کا گورننس سسٹم کیا تھا، ٹرانسفر پوسٹینگز کا کیا طریقہ کار تھا اور کیا اس دوران آفیسرز کو نام لے کر ان کو پکارا نہیں گیا کہ ہماری حکومت آئے گی، ہم آپ کے ساتھ دیکھیں گے، ہم آپ کے ساتھ یہ کریں گے، تو جناب سپیکر، ہم یہاں پر آپ کو وہ ساری چیزیں جو آپ نے میرٹ کی بنیاد پہ بات کی ہے، آپ نے انصاف کی بنیاد پہ بات کی ہے، آپ نے حکومت کے ٹرانسفرز / پوسٹنگز کے حوالے سے جو سیاسی مداخلت کی بات کی، آپ نے اس حوالے سے باتیں کی ہیں تو ہم نے آج آپ کو وہ ساری باتیں یاد دلائی ہیں کہ آپ نے جو قوم سے وعدہ کیا تھا اور ایک نعرہ دیا تھا جناب

سپیکر، ایک پولیٹیکل اس سٹیج سے آپ نے نعرہ دیا تھا کہ میرٹ پر ہماری تعیناتی ہو گی، ہم کبھی بھی میرٹ کو Violate نہیں کریں گے، ہم کوئی پولیٹیکل سفارش نہیں مانیں گے، ہم کوئی پولیٹیکل Victimization نہیں کریں گے، جناب سپیکر، آج پولیٹیکل گراونڈ پہ ہوتی ہیں پولیٹیکل Victimization بھی ہوتی ہے، انتقام کا نشانہ بھی جناب سپیکر، بنایا جاتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت کو اپنے وعدے یاد دلانے کی حد تک ہم یہاں پہ یہ کام کریں گے کہ ہم آپ کو یاد دلاتے رہیں کہ یہ آپ کا نعرہ تھا، قوم سے وعدہ تھا تو اس سے ہم آپ کو U-turn انشاء اللہ نہیں لینے دیں گے (تالیاں) تو یہ چند باتیں میں نے کرنی تھیں جناب سپیکر، تو بہت بہت شکریہ جناب سپیکر، صرف میں ایک بات ایڈ کروں گا جناب سپیکر، میری ایک ریکویسٹ ہے، تمام ایوان سے بھی اور آج چیف منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور میرے خیال میں جب سے یہ یہاں پہ اسمبلی سے Elect ہوئے ہیں تو شاید یہ دوسری دفعہ ان کا آنا ہے، میں ان کو خوش آمدید بھی کہتا ہوں کہ وہ یہاں پہ آج اسمبلی میں آئے ہیں (تالیاں) تو جناب سپیکر، جناب سپیکر، میری ریکویسٹ ہے ایوان سے، پورے ایوان کے ممبران سے ریکویسٹ ہے کہ اگر ہم اس بلوں کے حوالے سے رولز آف بزنس میں ہم تبدیلی کر لیں اور بل پہلے کمیٹی میں جا کے ڈسکس ہو تاکہ ہم بہتر طریقے سے Legislation اس اسمبلی میں کر سکیں، یہ میری ریکویسٹ ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، اپوزیشن لیڈر کہتے ہیں کہ وائنڈ آپ کروائیں درانی صاحب، لوگ اور بھی تقریریں کرنا چاہتے ہیں اور آج آپ کا Important day ہے، میرے خیال میں اپوزیشن فنڈز نہیں لینا چاہتی، یا فنڈز لیں یا تقریریں کریں، کوئی ایک بات کریں، مجھے تو کوئی نہیں ہے، میں نے کہا یا فنڈز لیں یا تقریریں کریں، مجھے تو کچھ نہیں ہے، میں تو Continue رکھوں گا، او کے۔ آج کے ایجنڈے پر آئٹم نمبر 10 اور 11 وقت کی کمی کی وجہ سے ڈسکس نہیں ہو سکے، پھر آتا ہوں میں آج کے ایجنڈے پر آئٹم نمبر 10 اور 11 وقت کی کمی کی وجہ سے ڈسکس نہیں ہو سکے، لہذا ان آئٹمز کو کل کے اجلاس میں ایجنڈا آئٹم نمبر 9 پر ڈسکس کریں گے۔

Honorable Minister for Finance, to respond please. (Pandemonium) honorable Minister for Finance, to respond please.

آپ ان کے دفتر چلے جائیں وہاں بات کر لیں۔ جی منسٹر صاحب۔

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ)</u>: جناب سپیکر، جناب سپیکر، میں لیڈر آف دی اپوزیشن کا اور اپوزیشن کے باقی تمام ممبرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ Important point raise کیا پوسٹنگز اور

ٹرانسفرز پہ، لیڈر آف دی اپوزیشن نے چونکہ یہ بھی کہا کہ تاسو د بنوں خورئے یئی تو ان کا بھی احترام ہے، باقی ساری اپوزیشن کا بھی احترام ہے، سب Elected Members ہیں اور میں اور میری گورنمنٹ تو یہ چاہتی ہے کہ اپوزیشن ہمیں گائیڈ کرے، ہمیں چیک کرے، ہم پہ وہ پریشر ڈالے کہ ہم مزید پرفارمنس بہتر کریں اور اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ جو سول سروس کی سٹیٹس ہے، اس میں بہتری کی ضرورت ہے جو پوسٹنگز اور ٹرانسفرز کا نظام ہے اس میں بہتری کی ضرورت ہے لیکن اس میں جو اپوزیشن کے پوائنٹس تھے، میں یہ تو نہیں کہتا کہ میں ان سے سو فیصد Disagree کرتا ہوں کیونکہ کچھ بیچ میں اچھے پوائنٹس بھی تھے لیکن یہ میں ضرور کہتا ہوں کہ جو اسی نوے فیصد پوائنٹس دیئے گئے ہیں، ان سے میرا اور میری گورنمنٹ کا بھی شدید اختلاف ہے اور یہ میں بطور پی ٹی آئی کے نمائندہ کے نہیں کہہ رہا میں As a politician کہہ رہا ہوں، ہمیں اپنی سوچ بدلنی پڑے گی اگر ہماری اپنی Administrative capacity بڑھے گی اور میں اپوزیشن سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ ہماری سوچ کو آگے لے کے جائے گی، میرا مطلب ہے، ہم نے پوسٹنگز اور ٹرانسفرز کی بات کی، چونکہ یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس پہ میں نے اپنے پچھلے کیرئیر میں کام کیا ہے، ایک اچھی ایچ آر پالیسی کی بات ہوئی ہے، ایک اچھی پالیسی کیا ہوتی ہے؟ اچھی پالیسی میں تین چار چیزیں ہوتی ہیں اور میں یہ امید رکھتا ہوں کہ ان چاروں پہ بات ہو، پوسٹنگز ٹرانسفرز آپ کے پہلے جو ہیں Influence ہوتے ہیں، Recruitment پہ تو کوئی بات ہی نہیں ہوئی، اس کے بعد جب پوسٹنگز ٹرانسفرز ہوتے ہیں تو آپ کو Security of tenure بھی دینا پڑتی ہے لیکن آپ کے پاس جہاں یہ بندہ پرفارم نہ کر رہا ہو تو کوئی میکینزم بھی ہونا چاہیے کہ آپ اس کو Accountable ٹھہرا سکیں، اتنا Simple نہیں ہے کہ دو مہینوں میں تین مہینوں میں یا چھ مہینوں میں بندہ ٹرانسفر ہوا ہے یا نہیں ہوا، ضرور اس میں غلطیاں ہوئی ہوں گی اور وہ Individually identify کرنی چاہیے۔ اس کے بعد اسی سسٹم میں ایک اور لفظ آتا ہے Succession planning, succession planning کا مطلب ہے کہ چونکہ ہم نے ایڈمنسٹریشن کو زیادہ تر Autonomy دی ہوتی ہے، Succession planning کا مطلب، آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن چونکہ وہ پانچ سال چیف منسٹر رہ چکے ہیں، بڑی اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب آپ کے پاس ایک سیکرٹری آف فنانس ہو تو آپ یہ سوچیں کہ اس کے بعد آپ کو اس پوسٹ پر کس کو لانا ہے اور اس کی گرومنگ کریں، اس پر بھی بات نہیں ہوئی، یہ ساری چیزوں میں Improvement کی ضرورت ہے لیکن میں فخر سے کہتا ہوں، میں تو اس

صوبے میں ایک سال اور ڈیڑھ سال تقریباً ہوا ہے میں آیا ہوں، اس سے پہلے بھی میں نے اس صوبے کا حال دیکھا تھا پچھلے پانچ سال، اور ابھی بھی میں نے اس صوبے کا حال دیکھا ہے، سسٹم پرفکٹ نہیں ہے لیکن سسٹم بہتری کی طرف جا رہا ہے، ایشوز کیوں ہیں؟ اور ہمیں سچ بات کرنی چاہیے، بلیک اینڈ وائٹ بات کرنی چاہیے، ایشوز اس لیے ہیں کہ جو سول سروس میں ہے چاہے وہ فیڈرل سول سروس ہو پراونشل سول سروس ہو، بڑے اچھے لوگ ہیں، بڑا Respectable ادارہ ہے لیکن اس میں ستر سال میں ریفارمز نہیں ہوئے پچھلے تیس چالیس سال میں جس میں میں پیدا ہوا ہوں کم از کم نہیں Meaningfully ہوئے، ہر گورنمنٹ نے بات کی ہے، ریفارم نہیں کیا، تو جب ہماری گورنمنٹ میں پانچ لاکھ لوگ ہیں اس صوبے میں تو ان کی Capacity ایک سال یا دو سال یا پانچ سال میں تو نہیں بڑھ سکتی، Right، تو اب پانچ چھ لاکھ لوگ جو ہیں، تو میری گزارش ہے کہ وہ پانچ چھ لاکھ لوگ جو ہیں تو میری گزارش ہے کہ وہ جواب سنیں کیونکہ ان کے سارے ایشوز کا جواب Right تو جناب سپیکر، ان ساری چیزوں پہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اب اس میں دو تین چیزیں لیتے ہیں، Specific لیتے ہیں جس پر بات ہوئی۔ جناب سپیکر، سینیئر اور جونیئر کی بات ہوئی، اگر آپ Trend دیکھیں تو ضرور آپ دیکھیں گے کہ In most of the cases and according to policy, the majority of people are in the right grade and in the right job. لیکن چونکہ یہ ہماری Correction کر رہے ہیں تو ان کو ہم سے بہتر پتہ ہے کہ Right man for the right job کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ Seniority اور Juniorty صرف واحد چیز نہیں ہوتیں کہ کون سابندہ سروس میں پہلے آیا کون سابندہ سروس میں بعد میں آیا؟ سر، ہمیں سسٹم کو پرفارمنس کی طرف لے کے جانا ہے، (مداخلت) میں آتا ہوں، آپ سر، میں نہیں بول رہا تھا، جناب سپیکر، اس کو کہیں ابھی آرام سے سنیں۔۔۔۔

(شور)

<u>Mr. Speaker:</u> No cross talk

<u>وزیر خزانہ:</u> آرام سے رہیں، آپ بات سنیں، بات سننے کی ہمت ہونی چاہیے۔ (شور) ہاں جی،

<u>Mr. Speaker:</u> No cross talk please, address the Chair.

<u>وزیر خزانہ:</u> پرفارمنس جو ہے وہ ضروری ہے اور آپ بات کریں اور ہم بہتر کریں گے، آپ کی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u>.Please address the Chair جی منسٹر صاحب، ذرا واوئنڈ اپ کریں۔

وزیر خزانہ: دوسری چیز سر، میں کرتا ہوں جو تین چار Important points تھے، پانچ چھ لاکھ لوگ۔

جناب سپیکر: To the point، جو مین ایشوز تھے۔

وزیر خزانہ: سر میں Quote کر رہا ہوں، آنریبل آپوزیشن لیڈر نے کہا اپوزیشن کے لوگ جلدی ٹرانسفر ہوتے ہیں، اپوزیشن کے کلرک جلدی ٹرانسفر ہوتے ہیں، جناب سپیکر، مجھے کم از کم نہیں پتہ تھا کہ جو سرکاری ملازم ہیں اس میں اپوزیشن کے لوگ ہیں، میرے لیے تو سب سرکاری ملازمین ہیں اور اب ان کو Security of tenure میں اس بات سے مطمئن رہوں گا کہ اس کے بعد گورنمنٹ سے تو مجھے فون نہیں آتا، اپوزیشن سے بھی کبھی فون نہیں آئے گا کہ فلاں بندہ ٹرانسفر ہو گیا اس کو پلیز واپس کر دیں، Security of tenure بھی Important ہے لیکن ایک اور چیز بھی جی بڑی Important ہے، میں فنانس کی مثال دیتا ہوں کیونکہ وہ میرے Domain میں آتا ہے، جو اپوزیشن لیڈر نے بات کی، بالکل Agree کرتا ہوں، ہمارے سسٹم میں مسائل ہیں، جو تنخواہیں ہیں، آپ ایک بندے کو زیادہ دور نہیں لے کے جا سکتے لیکن Again being the Chief Minister for five years ان کو مجھ سے بہتر پتہ ہے، مجھ سے بیس سال تیس سال زیادہ Experience ہے کہ فنانس میں آپ کسی کو بھی تین سال سے زیادہ پوسٹ پہ نہیں رکھتے، آپ کو Rotate کرنا پڑتا ہے، Shuffle کرنا پڑتا ہے، تو میں پورے ہاؤس سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جب ہم According to policy جائیں تو پھر آپ اس کو جانے دیں، صرف ایک سائڈ کی ہم بات نہ کریں، اگر ہم پالیسی، سر، مجھے بات ختم کرنے دیں، اس کے بعد جو ہے۔

جناب سپیکر: مختصر کریں جی۔

وزیر خزانہ: ٹھیک ہے جی۔ شیڈول پوسٹ کی بات ہوئی، انہوں نے Specific cases جو ہیں وہ پوائنٹ آؤٹ کیے، خوشدل خان صاحب بڑے Experienced lawyer ہیں، ان میں کوٹہ ہوتا ہے Again میں Right man for the right job کی بات کرتا ہوں، آپ دیکھ لیں کہ شیڈول پوسٹس میں کتنی Percentage ہے لوگوں کی وہ شاید انہی کیڈر سے ہیں، آپ بالکل دیکھ لیں لیکن آپ یہ بھی دیکھ لیں کہ مجھے تو حیرت ہے کہ جب Political representatives as political leaders نہیں بولتے، آپ کو یہ انفارمیشن Feed کون کرتا ہے؟ سر، یہ ملک جو ہے یہ ڈی ایم جی اور پی سی ایس اور پی اے ایس کے لیے ہے یا یہ اس ملک کے لیے ہیں؟ مجھے تو حیرت ہوتی ہے یہ سن کر کہ جو سرکاری

ملازم ہیں ان میں اپوزیشن کے لوگ ہیں، ہم نے کبھی نہیں کہا کہ فلاں گورنمنٹ کا، فلاں اپوزیشن کا ہے، میں تو حیران ہوں، مجھے یقین ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہے کیونکہ اگر خوشدل خان صاحب اگر پالیسیاں جہاں پر کام نہیں کر رہی تھیں، چیلنج ہوتیں، Recruitment بہتر ہوتی تو شاید ہمارے پاس وہ لوگ ہوتے کہ ہمیں کبھی بھی تین یا چھ مہینے بعد ٹرانسفر نہ کرنا پڑتا کیونکہ جب پرفارمنس اچھی ہوتی ہے تو پھر آپ Security of tenure دیکھ سکتے ہیں لیکن جو بندہ گریڈ انیس یا بیس میں ہے، اس نے تو بیس سال کی ٹریننگ کی ہے، ہماری حکومتوں میں تو نہیں کی، جو رولز بنے ہیں جن سے سزا اور جزا دینا ممکن نہیں ہے، وہ پی ٹی آئی نے تو نہیں بنائے، سر، یہ میں آپ کو کمٹمنٹ کرتا ہوں، پی ٹی آئی کی گورنمنٹ رولز کو بہتر کرے گی اور آپ کی اچھی Suggestion ہو گی اس کو لے گی لیکن آپ نے جو تجاویز دیں، ان میں جو اچھی باتیں تھیں لیکن میں نے چار پانچ باتیں جو سب سے بڑی Insinuation، تو صرف میں Disagree نہیں کرتا، کوئی آپ ایچ آر کی بک لے لیں اور ابھی نہیں 1990 میں بھی تھی، 2000 میں بھی تھیں، یہ ساری تھیں، کیوں نہیں یہ Change ہوئیں؟

قائد حزب اختلاف: یہ تو میرے سوالوں کا کوئی اچھا جواب نہیں ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: ہاں جی۔

عنایت اللہ: میرا جو سوال ہے اس کا جواب تو یہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں آپ کو پورا ٹائم دیا گیا تھا، اب گورنمنٹ اپنا Point of view دے رہی ہے۔

(شور)

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سی ایم نے جو ٹرانسفرز کیے ہیں، ان کی بات کریں۔

جناب سپیکر: دیکھیں سی ایم ٹرانسفر پوسٹنگ نہیں کرتے چیف سیکرٹری کرتے ہیں اور وہ اپنے اس کے مطابق کرتے ہیں۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، تھوڑی سی جو ہے لیڈرشپ دکھانی چاہیے۔

جناب سپیکر: Things can’t happen according to your wishes وہ جواب دے رہے ہیں، آپ نے نکات اٹھائے وہ جواب دے رہے ہیں۔

وزیر خزانہ: بات سننی چاہیے، جیسے ہم نے آرام سے سنی، خبرہ واوری بیا اوکړئ۔

(شور)

Mr. Speaker: Ji, Finance Minister, conclude please.

وزیر خزانہ: خبرہ واورئ، ما یوہ خبرہ کړے وہ، سر، جہاں غلط کیسز ہوئے ہوں گے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Conclude, please.

وزیر خزانہ: پانچ لاکھ Employees ہیں جہاں پہ غلط کیس خدانخواستہ ہوا ہوگا، کوئی بھی سسٹم Perfect نہیں ہوتا، جب کوئی بھی سسٹم Perfect نہیں ہوتا تو جو میکینزم ہوتے ہیں، آپ وہ کیسز لائیں، میرے آفس میں ایک بندہ بھی نہیں آیا، صحیح ہے کہ اس بندے نے اس سینیئر پوسٹنگ پہ پیسے لیے، آپ آئیں چاہے وہ اپوزیشن سے اس کا تعلق ہو، آپ کمپلینٹ کریں In writing دیں، ہم سب سے پہلے ایکشن لیں گے، تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو، منسٹر صاحب۔ ڈاکٹر سمیرہ شمس۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، میں نے ایک Personal Explanation دینی ہے اگر موقع ملے تو۔

جناب سپیکر: چلیں Personal explanation کیلئے مائیک اوپن کریں درانی صاحب کا۔

ذاتی وضاحت

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، ہم تو اس کو اس لحاظ سے بھی پیار دیتے ہیں کہ اس نے خود ہی کہا کہ ایک رشتہ ہے لیکن اس نے یہاں پر جو باتیں کیں، میرے خیال میں یہ یہاں رہا نہیں ہے، ڈیڑھ سال ہوا ہے کہ آیا ہے اور ڈیڑھ سال میں تو یہ ساری چیزیں سیکھنا میرے خیال میں بڑا مشکل ہوتا ہے۔ میں نے تو بڑے احترام کے ساتھ معقول ایسی چیزیں بتادیں جو سب چیزوں کا احاطہ تھا، یہ تو مجھے ایسی تقریر کر رہا ہے جس طرح ہمیں پی ٹی آئی میں شامل کرنے کی دعوت دے رہا ہے (قہقہہ) اور میرے خیال میں، میرا برخوردار ہے وہ کچھ اس طرح مجھے تھوڑا سایہ بھی لگ رہا ہے، تھوڑی سی میری بات بھی سن لیں (شور) نہیں جواب نہیں ہے، یہ ہمیں میسج نہیں دے رہا ہے، یہ اپنے باہر کسی کو میسج دے رہا ہے، یہ ہاؤس کی باتیں نہیں ہیں، یہ میسج جو ہے یہ میرے خیال میں کسی اور جگہ پہ ہے، میں نے تو بڑے ادب کے ساتھ اس طرح بات کی کہ میں نے اپنے بات کو واضح نہیں کیا اور جو میں نے یہاں پر تقریر کی ہے، میں ایک ایک بندہ جو کھڈے لائن ہے بتا بھی سکتا ہوں، یہ آفیسرز جو اپنے اوپر پٹی باندھ کر احتجاج کرتے ہیں، وہ

بھی میرے علم میں ہے،اس کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے،وہ بھی میرے علم میں ہے اور میرے خیال میں اس نے یہ جواب دینا تھا،جو عنایت اللہ خان نے سب محکموں کے ہیڈز نہیں ہیں،یہ کیوں نہیں ہیں؟شیڈو کا کیوں نہیں ہے؟باقی کا کیوں نہیں ہے؟وہ تو ہمیں کچھ۔۔۔۔

جناب محمود خان(وزیراعلیٰ): بیٹھ جائیں،میں جواب دیتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: جی،میں بیٹھ جاتا ہوں،آپ کے احترام کے لیے میں بیٹھتا ہوں،نہیں میں بیٹھتا ہوں،میں آپ کو فلور دیتا ہوں،یہ آپ کی کرسی ہمارے لیے بڑے احترام کی ہے،اس کا ہم ضرور احترام کریں گے لیکن یہاں کا جو ماحول ہے،میں نے اپنے لوگوں کو بھی کہا تھا کہ اس ماحول کو بڑے اچھے طریقے سے چلائیں لیکن اگر کرپشن کی لسٹ فنانس منسٹر مجھ سے مانگ رہا ہے،میں آپ کو Written میں کرپشن بتاؤں گا آج کی میٹنگ میں،اگر آپ مجھے یہ بتاتے ہیں تو پھر میں آپ کو بتاؤں گا کہ کہاں پر 'غلا' (چوری) ہے،ہم تو اس پر بات کر رہے ہیں کہ بات بھی ہو جائے لیکن ادب سے ہو جائے،احترام سے ہو جائے،تو اس کو صرف یہ بتانا تھا جو کہ ایک پالیسی ہوتی ہے،ہم نے اچھی تجاویز دے دیں،ہم کوشش کریں گے کہ میرٹ ہو،ہم کوشش کریں گے کہ یہ حکومت انصاف بھی کرے،ابھی تو بہت سی باتیں میرے پاس ہیں لیکن چونکہ سی ایم صاحب ہمارے بڑے۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو درانی صاحب،آپکا Point of view آگیا،آپکا بھی۔آنریبل چیف منسٹر صاحب۔

جناب محمود خان(وزیراعلیٰ): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ تھینک یو،جناب سپیکر صاحب!میں آپ سب اپوزیشن کے بھائیوں کا مشکور ہوں اور یہ تو آج مجھے پتہ چلا کہ آپ لوگ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں اور مجھے اتنا چاہتے ہیں تو میں کوشش کروں گا کہ میں ضرور اسمبلی آیا کروں اور آپ لوگوں کے جو گلے ہیں،ان کو بروقت دور کر سکوں،یہ میرا کام ہے،As a Chief Executive of the Province بالکل،آپ لوگوں کا کام یہی ہے کہ آپ تنقید کریں،پازیٹیو تنقید کریں،جو ہماری کوتاہی ہے،جو ہماری غلطی ہے،اس کی نشاندہی کریں،انشاء اللہ ہم اس کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔باقی آپ لوگوں نے ٹرانسفرز/پوسٹنگز کے حوالے سے بات کی ہے،بالکل آپ لوگوں نے کچھ نشاندہی کی،ہم کوشش کریں گے کہ اس کو ہم Remove کریں اور اس کو Track پہ لائیں لیکن اس کے ساتھ میں یہ Add کرنا چاہوں گا کہ جتنے بھی ٹرانسفرز/پوسٹنگز ہیں اور Already ہمارا سلوگن ہے میرٹ،ٹرانسپیرنسی،پاکستان تحریک انصاف کا یہ ہمارا سلوگن ہے،اور اس سلوگن پر عمران خان کے وژن کے مطابق لوگوں نے ہمیں

دوبارہ Elect کرواکے یہاں پر بٹھایا ہے اس پراونس میں، تو ہماری کوشش ہوگی کہ کسی بھی آفیسر کے ساتھ زیادتی نہ ہو لیکن یہ ٹرانسفرز/پوسٹنگز جو ہم نے Already چیف سیکرٹری کو حوالے کیا ہے اور جتنے بھی ٹرانسفرز/پوسٹنگز ابھی ہوئے ہیں، وہ PMS اور DMG ان سب کو بٹھا کہ ان کے Consent لے کہ جو Illegible officer تھے ان کو اس پوسٹ پہ لگادیئے گیے ہیں، اگر اب بھی کچھ باقی ہیں تو انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ ان کو بھی لگالیں، باقی فیڈرل گورنمنٹ کچھ اصلاحات لانا چاہتی ہے بیوروکریسی کے اس سسٹم میں تو ہم سے بھی انہوں نے Suggestion مانگی تھی، ہم نے بھی دی تھی، انشاء اللہ اس سے بھی ان کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ باقی آپ لوگ سینئیر بندے ہیں، جتنے آپ بیٹھے ہیں، آپ پہلے اس کرسی پر رہ چکے ہیں، آپ کی حکومت رہ چکی ہے، یہ عنایت اللہ خان صاحب ہمارے ساتھ پچھلے حکومت میں تھے، اس سے پہلے بھی آپ کے ساتھ حکومت میں تھے، میں اس میں نہیں جاؤں گا، سردار صاحب تیس سال فیڈرل حکومت میں رہے ہیں اور سب نے یہ سسٹم دیکھا ہوا ہے، میں اس میں نہیں جاؤں گا کہ آپ لوگوں نے کیا کیا اور ہم نے کیا کرنا ہے؟ اس کو چھوڑیں آگے کی طرف دیکھنا ہے اور ہم نے آگے کی طرف بڑھنا ہے (تالیاں) اس کے علاوہ آپ لوگوں نے فنڈز کی بات کی ہے، بالکل آج میری ٹیم آپ کے ساتھ بیٹھ جائے گی، جو آپ کے تحفظات ہیں انشاء اللہ ہم دور کرنے کی کوشش کریں گے، ہم آپ کو بھی Accommodate کرنا چاہتے ہیں، ہم آپ کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں، آپ لوگ بھی Elect ہو کے آئے ہیں، آپ لوگوں کو ووٹ ملا ہے، انشاء اللہ ہم آپ کو Facilitate کریں گے، آپ این ایف سی اور این ایچ پی بالکل آپ ہمیں سپورٹ دیں گے، یہ صوبے کے معاملات ہیں، اس پہ بالکل جہاں پہ آپ لوگوں کی سپورٹ ہوگی آپ ہمیں ضرور سپورٹ دیں گے لیکن آپ نے ہمیں * + نہیں دینا ہے، سپورٹ دینی ہے (تالیاں) درانی صاحب نے کہا ہے کہ ہم * + دیں گے تو * + کی ضرورت نہیں ہے، آپ ہمیں سپورٹ دیں گے (قہقہہ) سپورٹ دیں گے-----

<u>جناب سپیکر</u>: میرے خیال میں * + کو Expunge کر دیتے ہیں۔

<u>قائد ایوان</u>: اچھا، کچھ آپ نے بات کی ڈیپارٹمنٹس کے بارے میں، پاک پی ڈبلیو ڈی کے بارے میں، اس پہ ہم بات کرلینگے، چونکہ وہ فیڈرل گورنمنٹ کا ادارہ ہے، اس پر ہم بات کرلینگے کہ کسی کو بھی کوئی مسئلہ ہو،

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

عنایت اللہ صاحب نے کافی باتیں کیں، میں صرف عنایت اللہ صاحب کو Lighter mood میں کہنا یہ چاہوں گا کہ پچھلی گورنمنٹ میں یہ ہمارے Partners تھے ہمارے ساتھ اس کرسی پر یہ بیٹھا کرتے تھے جو اکبر ایوب میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، تو ان کے ساتھ ایک منسٹری تھی، زکواۃ ان کے پاس صرف تین ڈسٹرکٹس تھے اور انہوں نے ہم سے 23 زکواۃ چیئرمین زور سے لئے تھے، انہوں نے ہم سے یہ کوئی بات نہیں ہے، ان کی اگر کچھ Reservations ہیں تو انشاء اللہ اس کو ہم دور کرنے (تالیاں) کی کوشش کریں گے۔ Energy کے حوالے سے بات کی گئی کہ اس میں یہ KPOGCL کا جو CEO ہے اور ہیڈ کا Already یہ پوسٹیں ایڈورٹائز ہو چکی تھیں لیکن ایسے لوگ ہمیں نہیں ملے جو اس چیز کو بہتر طریقے سے چلا سکیں تو دوبارہ Re-advertised ہو چکی ہیں، انشاء اللہ بہت جلدی پوسٹوں اس پر لوگ آجائیں گے۔ اس کے علاوہ یونیورسٹیز کے بارے میں ایک دوست نے بات کی کہ VCs نہیں ہیں، تو میرے خیال میں ایسی کوئی یونیورسٹی نہیں ہے جو بغیر VC کے چل رہی ہے، ایگریکلچر یونیورسٹی کا VC Appoint ہو چکا ہے، بینظیر کا شاید ہے، اس کا بھی آج یا کل ہو جائے گا، Already summery move ہو چکی ہے، باقی وہ Autonomous body ہیں یونیورسٹیز، اس کی ٹرانسفرز/پوسٹنگز اور اس میں جتنے بھی معاملات ہیں وہ تو خود Autonomous آپ سب کو پتہ ہے بلکہ جو ایکٹ بنا تھا اس میں بھی آپ کی رائے شامل تھی، آپ حکومت کا حصہ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میرے خیال میں یہی کچھ پوائنٹس تھے آپ لوگوں کے، اچھا میں بات کرتا ہوں، خیر اگر ایسے کوئی معاملات ہیں تو ان کو انشاء اللہ ہم درست کر لیں گے۔ باقی میں ہفتے میں ایک دن آیا کروں گا کیونکہ باقی معاملات ہیں میں ہر روز نہیں آسکتا، درانی صاحب آپ کو پتہ ہے کہ حکومت چلانی ہے اور اب (تالیاں) Merged areas ہمارے پاس آ گئے، کافی بڑا کام ہے وہاں پر اور ان لوگوں کو قومی دھارے میں شامل کرنا، یہ بہت بڑا چیلنج ہے تو اس پہ ٹائم زیادہ لگے گا، تو میرا یہ Excuse ہو گا آپ لوگوں کو، اگر آپ لوگوں کا کوئی گلہ ہے مجھ سے تو جب میں ہاؤس میں موجود ہوں تو مجھ سے کیا کریں، یہ اچھی بات ہو گی، ایک اچھی روایت ہو گی۔ آخر میں آپ سب بھائیوں کا مشکور ہوں، Thank you so much۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو چیف منسٹر صاحب، ایک آخری ریزولیوشن لیتے ہیں، ڈاکٹر سمیرا شمس آنریبل ممبر۔

Ms: Sumaira Shams: Thank you Speaker Sahib, Speaker Sahib, rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move my resolution in this august House.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 to allow the honorable Member-----

(Interruption)

جناب سپیکر: یہ بڑا Important ہے، ایجوکیشن سے Related ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ کاپی دے دیں۔

محترمہ سمیرا شمس: کاپی Submitted ہے۔

جناب سپیکر: یہ دے دیں، یہ آج ہی لے آئی ہیں اور میرا خیال تھا کہ آپ کو کاپیاں ملی ہوں گی، آئندہ میں نے ہدایات دے دی ہیں، اصولاً یہی طریقہ ہے کہ پہلے کاپیز دینی چاہیئے آپ کو۔ عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! اس کے اندر یہ بات ہے کہ:

"As young generation students are unaware of political and democratic system, rights, responsibilities and role of citizens in Pakistan, therefore, this Assembly recommends the provincial government to include civic education in the curriculum of secondary schools; to add co-curriculum activities in secondary schools to seek knowledge about political and democratic processes, for strengthening democratic sight in the country".

یہ Already covered ہے، یہ چیز ایف اے کے لیول پہ بھی Covered ہے، یہ میٹرک کے لیول پہ بھی Covered ہے، نیچے کے لیول پہ بھی Covered ہے، دیکھیں یہ جو پاکستان سٹڈیز ہے، اس کے اندر یہ چیزیں پڑھائی جاتی ہیں، آپ پولیٹیکل سائنس کا مضمون تو میٹرک کے اندر نہیں پڑھا سکتے-----

جناب سپیکر: چلیں، اس کو آج پینڈنگ کرتے ہیں، یہ بعد میں آپ ڈسکشن کر لیں، اس کو لے آئیں گے۔

جناب عنایت اللہ: These things are covered، یہ Covered ہیں، یہ آپ کے Curriculum، آپ کا Curriculum ہے، اس Curriculum-----

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں، ویسے ہے تو یہ کل کا ان کو دے دیں، کل پھر وہ کر لیں گے۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 1:30 p.m, till tomorrow, the 28th March, 2019.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 28 مارچ 2019ء دوپہر ایک بجکر تیس منٹ تک کے لئے ملتوی ہو گیا)